REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم　　وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP 3.

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ وّ انتم اذلۃ

جلد ۲۹

شمارہ ۱۲

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۳۵ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائبین:- جاوید اقبال اختر
محمد انعام غوری

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516.

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۱۷ امان (مارچ) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۸۰ء کی اطلاع مظہر ہے کہ

"حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ"۔

احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۷ امان (مارچ) محترم حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی مع محترمہ حضرت بیگم صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ و جملہ درویشانِ کرام بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

عزیزہ صاحبزادی امۃ الرؤف بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ کے پاؤں میں فریکچر آجانے کے سبب پلستر لگا دیا گیا ہے۔ جو تین ہفتہ بعد کھولا جائے گا۔ احباب مکمل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں ٭

---

۲ جمادی الاوّل ۱۴۰۰ھ　　۲۰ امان ۱۳۵۹ ہش　　۲۰ مارچ ۱۹۸۰ء

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں تبلیغی اور تربیتی سرگرمیاں!

سرکٹ میٹنگز۔ اعلیٰ حکام سے ملاقاتیں۔ اخبار "ڈیلی میل" اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ اشاعتِ حق۔ گیارہ نئی بیعتیں

مرتبہ:- مکرم مولوی مجید احمد صاحب سیالکوٹی مبلغ مقیم فری ٹاؤن

سیرالیون میں تبلیغی اور تربیتی مہمات کو تیز تر کرنے کے لئے محترم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری امیر و مشنری انچارج نے سیرالیون میں مقیم تمام مرکزی اور لوکل مبلغین کی میٹنگ "جبو" میں بلائی اس میں نیشنل پریذیڈنٹ جناب مکرم چیف وی۔ دی۔ کالون صاحب، جنرل سیکرٹری مکرم الحاج بونگے اور فنانس سیکرٹری مکرم ابوبکر کمارا نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں علاوہ سالانہ کانفرنس کے ملک کے مختلف حصوں میں تبلیغی اور تربیتی میٹنگز منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ نیز مبلغین کے لئے حلقے معین کئے گئے۔

"جبو" میں میٹنگ کے فیصلہ کے مطابق ویسٹرن ریجن کے علاقہ "روکنڈو" میں سب سے پہلے ایسی سرکٹ میٹنگ کرنے کا اعلان کیا گیا۔ خاکسار (مجید احمد سیالکوٹی) ویسٹرن ریجن کا مشنری ہے۔ اس لئے اس میٹنگ کو زیادہ کامیاب کرنے کے لئے محترم امیر صاحب نے خاکسار کو ایک ہفتہ کے لئے روکنڈو میں بھیجا۔ چنانچہ خاکسار نے سارے علاقہ کی جماعتوں کے دورے کا پروگرام بنایا۔ روکنڈو مختلف بستیوں کے مجموعے کا نام ہے جو کہ دس پندرہ میل کے رقبہ میں پھیلی ہوئی ہیں۔ پہلے دن ہی ہم نے اپنے پروگرام پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ جماعتوں میں جاکر منادی کرائی۔ عوام سے خطاب کیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مامورِ زمانہ کی آمد کی خوشخبری سنا کر اُسے قبول کرنے کی دعوت دی، جماعتوں کو تیار کیا کہ مکرم الحاج عمر و بیسے کے احاطہ میں سرکٹ میٹنگ ہوگی۔

۲۹ اکتوبر کو میٹنگ کا روز تھا۔ محترم امیر صاحب مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری اور جنرل سیکرٹری برائے مشن مکرم الحاجی بونگے نے فری ٹاؤن سے آنا تھا۔ جماعتوں کے نمائندگان نے دُور دراز کا سفر کر کے پہنچنا تھا۔ اس لئے چیف صاحب نے میٹنگ سے ایک روز پہلے کانفرنس کی جگہ کو وقارِ عمل کے ذریعہ درست کروایا۔ میزوں، کرسیوں اور کھانے کا نہایت عمدہ انتظام کیا۔ سکول کے بچوں کو سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں ترانے وغیرہ یاد کرائے گئے۔ ہماری سرگرمیوں کا اثر غیر از جماعت دوستوں پر بھی بہت اچھا ہو رہا تھا۔ ہماری ہفتہ بھر کی تبلیغی جد و جہد کے نتیجہ میں نو افراد بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہو چکے تھے اس لئے ایک جوش تھا جو سب احمدیوں میں موجزن تھا۔

محترم امیر صاحب تشریف لائے۔ آپ نے سب سے پہلے پرائمری سکول کے بچوں اور اُن کے اساتذہ سے ملاقات کی۔ اور خطاب کیا۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مدح میں ترانے گاتے ہوئے گاؤں میں داخل ہوئے۔

صبح دس بجے محترم امیر صاحب کی صدارت میں اجلاس کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن شریف کے بعد معلم جبرائیل کریم چیف الحاجی عمر و بیسے، الحاجی بونگے اور خاکسار نے یکے بعد دیگرے تقاریر کیں۔ معلم جبرائیل کریم نے معزز مہمانوں کا تعارف کرانے کے بعد روکنڈو علاقہ میں احمدیت کی ابتداء کے موضوع پر تقریر کی۔ اور بتایا کہ اب فضا احمدیت کے حق میں ہے۔ لوگ احمدیت کی تعلیمات سے متاثر ہیں۔ آپ نے بانیٔ احمدیت حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کے دعویٰ کی حقیقت اور اہمیت پر بھی روشنی ڈالی۔

چیف الحاجی عمر و بیسے صاحب ایک بزرگ سیرت انسان۔ آواز میں رُعب اور اثر رکھتے ہیں۔ آپ نے بڑی پُرجوش تقریر کی۔ آپ نے احمدیت کی برکات کا تذکرہ کیا۔ آپ نے اپنی مثال کو لوگوں کے سامنے پیش کر کے بتایا کہ مجھے جو عزت ملی ہے وہ محض احمدیت کی برکت اور خلیفۂ وقت کی دعاؤں کے طفیل ملی ہے۔

الحاجی بونگے صاحب نے سیرالیون میں احمدیت کی تاریخ کے عنوان پر خطاب کیا۔ آپ نے امام مہدیؑ کے زمانہ کی علامات کی تشریح بیان کی۔ پھر آپ نے احمدیت کے قبول کرنے کی دعوت دی۔

آخر میں محترم امیر صاحب نے اجلاس سے صدارتی خطاب کیا۔ آپ نے پہلے میٹنگ کی انتظامیہ کی کوششوں کو سراہا۔ پھر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد اور آپؑ کے کارناموں پر روشنی ڈالی۔ آپ نے بتایا کہ زمانہ تیزی سے گزر رہا ہے۔ لوگ اِس زمانہ کے مامور کی انتظار میں چشم براہ ہیں۔ آنے والا تو سو سال پہلے خدا کی طرف سے مامور ہوکر قادیان کی بستی سے ظاہر ہوا اور اب اُن کے تیسرے خلیفہ کی قیادت میں اس کے پیروکار ساری دُنیا میں ترقی کر رہے ہیں اور حقیقی اسلام کی تبلیغ میں مصروف ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ظہور سے ایک رُوحانی انقلاب شروع ہو چکا ہے۔ اور آہستہ آہستہ ساری دُنیا اس کی لپیٹ میں آکر سکون حاصل کرے گی۔ دُعا کے بعد آپ نے میٹنگ کے اختتام کا اعلان کیا۔

اس کے بعد ہم سب محترم امیر صاحب کے ہمراہ چیف صاحب کی اس تیس ایکڑ زمین کے معائنہ کے لئے گئے جو چیف صاحب نے جماعت احمدیہ سیرالیون کو تحفہ کے طور پر پیش کی ہے۔ اس جگہ احمدیہ پرائمری سکول کامیابی سے چل رہا ہے۔

اس کے بعد مہمانوں کو کھانا پیش کیا گیا۔ نہایت عمدہ انتظام تھا۔ چیف صاحب نے متعدد بکرے ذبح کئے ہوئے تھے۔ کلُوا جمیعًا کی روایت کو دُہرایا گیا۔ کھانے کے بعد نمازِ جمعہ ادا کی گئی۔ نمائندگان سے ملاقات کے بعد ہم اسی روز شام کو واپس فری ٹاؤن پہنچ گئے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔ (باقی صـ۸ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ٭

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم جماعتی مصروفیات

کراچی میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ ۱۲ر سے ۱۵ر فروری تک کی اہم دینی و جماعتی مصروفیات کی مختصر رُوداد ذیل میں پیش ہے:۔

۱۲ر فروری کو حضور اپنی قیام گاہ واقع ڈیفنس ہاؤسنگ کالونی میں نماز ظہر سے پہلے کئی گھنٹے تک احباب سے انفرادی مُلاقاتوں میں مصروف رہے۔ نماز مغرب اور عشاء کے بعد حضور نے احباب میں قریباً ڈیڑھ گھنٹے تک رونق افروز رہ کر احباب کو اپنے ارشادات سے مستفید فرمایا۔

کھانے کا اثر انسانی قویٰ پر

حضور نے فرمایا، احباب کو چاہیئے کہ وہ کوئی بھی کام کریں، ہمت سے کریں۔ اور یہ سوچ کر اور اس جذبے سے کریں کہ یہ کام ہم نے کرنا ہے۔ اور اس میں غیر معمولی حُسن، کامیابی اور بہتر نتائج پیدا کرنے ہیں۔ مثلاً اگر جانور پالنے کا کام کریں تو جانوروں کو مناسب خوراک دیں اور ان کی پُوری نگہداشت کریں تا کہ موٹے تازے ہونے کی صورت میں وہ زیادہ سے زیادہ منفعت بخش ثابت ہوں۔ قوم کو صحت مند گوشت میسّر آئے۔ لوگوں کی صحت اور اخلاق پر اچھا اثر پڑے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑے زور اور بڑی وضاحت سے لکھا ہے کہ کھانے کا اثر انسان کے اخلاق اور اس کی رُوحانیت پر پڑتا ہے۔ غیر صحت مند چیز استعمال کرنے سے انسان کی جسمانی صحت ہی متاثر نہیں ہوتی، اُس کے اخلاقی اور رُوحانی قویٰ پر بھی بُرا اثر پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے، ساری کائنات انسان کی خاطر بنائی گئی ہے۔ ہر چیز انسان کی خادم ہے لیکن اس سے اتنی ہی خدمت لینی چاہیئے جس سے اس کا بحیثیت نوع وجود قائم رہے۔ مثلاً بعض ایسے جانور ہیں جن کا شکار کیا جاتا ہے ان کا شکار کرنے کی ایک حد ہونی چاہیئے۔ اور پھر جب [illegible] جانور انڈے دے کر بچے نکالتے [illegible] ان کا شکار کرنا منع ہوتا ہے اس کی [illegible] ضروری ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے اگر جانور [illegible] گے تو انسان خدمت کس سے لے گا۔

خدا نے ہر چیز انسان کیلئے پیدا کی

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ جب خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ ہر چیز انسان کے لئے پیدا کی گئی ہے تو ہر چیز پر پُوری تحقیق کرنی چاہیئے ہمارے اندر یہ جذبہ، یہ شوق اور یہ لگن ہونی چاہیئے اور یہ عزم کرنا چاہیئے کہ خواہ کچھ ہو جائے ہم قدرت کے چھپے ہوئے راز اور کائنات کے اسرار اور مخفی چیزوں کو باہر نکال کر انسان کے فائدہ کے لئے دُنیا کے سامنے رکھیں گے۔ تاہم انسان اور اس کی کوشش اپنی ذات میں کوئی چیز نہیں جب تک خدا کا فضل شامل حال نہ ہو۔ اِس لئے ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم خدا سے اُس کا فضل مانگیں۔ اور اس کے ذریعہ اپنی عقل و فراست کو تیز کریں۔

حضور نے فرمایا۔ ذیابیطس کے مریضوں کو چونکہ ڈاکٹر میٹھا استعمال نہیں کرنے دیتے اس لئے ایسے لوگ عموماً شہد کا استعمال بھی ترک کر دیتے ہیں۔ لیکن مَیں نے تو اِس بیماری کی ACCUTE حالت میں بھی شہد کا استعمال اِس خیال سے ترک نہ کیا کہ جب خُدا کہتا ہے کہ اس میں لوگوں کے لئے شِفاء ہے تو مَیں کون ہوتا ہوں خُدا پر بدظنی کرنے والا!

فرمایا، ہر شخص میں ایک URGE پیدا ہوتی ہے۔ اندر سے اُسے آواز آتی ہے۔ لیکن اِس آواز کو سُننے کے کان ہیں ان کی عادت ڈالنی چاہیئے۔

حضور نے فرمایا، خدا کی یہ شان ہے کہ جب ۱۹۷۱ء کے شروع میں مَیں گھوڑے سے گرا اور علاج کے کئی مرحلوں سے مجھے گزرنا پڑا تو اس سے میرے گھٹنے STIFF ہو گئے۔ ایک ڈاکٹر صاحب مجھے کہنے لگے، یہ تو اب ٹھیک ہو ہی نہیں سکتے۔ مَیں نے کہا، مَیں نے تمہیں خدا کب مانا ہے۔ مَیں تو اُس اللہ کو مانتا اور اُسی پر بھروسہ رکھتا ہُوں جو قادرِ مطلق ہے۔ اُس کے سامنے کوئی چیز انہونی نہیں۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور یہ تکلیف بھی دُور ہو گئی۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

فرمایا، بعض دفعہ ڈاکٹر ایک مریض کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اِس طرح وہ بچ جائے گا۔ لیکن وہ بچ نہیں سکتا۔ اور کسی کو لاعلاج سمجھ کر چھوڑ دیتے ہیں اور وُہ خدا کے فضل سے ٹھیک ہو جاتا ہے خدا تعالیٰ دُنیا کو یہ چیزیں اس لئے دِکھاتا ہے تا بتائے کہ شافی اور کافی وہی ہے اور کوئی نہیں۔ لیکن اس کے ساتھ یہ سمجھنا بھی ٹھیک نہیں کہ چونکہ خُدا نے شِفاء دینی ہے تو پھر دَوا استعمال کرنے کی کیا ضرورت ہے۔

فرمایا، دَوا بھی خدا نے بنائی ہے، اور شِفاء بھی اُسی نے دینی ہے۔ اس لئے فرمایا دوائی کھالو۔ پر دوائی کو خدا نہ سمجھو۔ بھروسہ اپنے ربّ کریم پر رکھو۔

عرفانِ باری تعالیٰ کی حقیقت

حضرت صاحب نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے احباب جماعت کو اِس امر کی طرف بطورِ خاص توجّہ دلائی کہ وہ عرفانِ باری یعنی اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کی معرفت حاصل کریں۔ اِس کائنات میں اللہ تعالیٰ کی صفات کے بے شمار جلوے دیکھنے میں آتے ہیں۔ مثلاً فصلوں کو لے لیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، یہ کھیتیاں تم اُگاتے ہو یا میرے فضل سے سرسبز ہوتی ہیں؟ گندم کی فصل ہے۔ زمیندار اپنی محنت پر نازاں اور بڑی اُمیدیں لگائے بیٹھا ہے کہ بعض دفعہ یکایک ایک چھوٹی سی بدلی آتی ہے اور چند منٹ کی ژالہ باری کھڑی فصل کو پیوستِ زمین کر دیتی ہے۔ کئی علاقے جہاں پہلے بارشیں نہیں ہوتی تھیں، مثلاً یہی کراچی ہے اب یہاں اتنی زور دار بارشیں ہونے لگی ہیں کہ ان سے اِس علاقے کی شکل ہی بدل جاتی ہے۔ اِس میں کسی انسانی سکیم کا تو دخل نہیں۔ یہ تو خُدا کی مشیّت ہے۔ جیسے آیت کہا گیا ہے۔ خُدا کے حُکم سے سمندر سے بخارات اُٹھتے ہیں۔ ہوائیں اُن کو ایک جگہ سے دُوسری جگہ اُڑائے لئے پھرتی ہیں۔ پھر وہ خُدا کے حکم سے ابرِ رحمت بن کر یا قہرِ خداوندی کی شکل میں برسنے لگتے ہیں۔ یہ چیز بتاتی ہے کہ خدا متصرف بالارادہ ہستی ہے۔ وہ قادرِ مطلق ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ پھر انسان پر خُدا کے اپنے لُطف و احسان ہیں کہ اُن کا کوئی شمار نہیں۔ اور یہ اِس بات کی دلیل ہے کہ خُدا انسان کے ساتھ ذاتی تعلق رکھنے والی اور بڑا ہی پیار کرنے والی ہستی ہے۔ اِس لئے تم اس کی عظمت اور جلال سے ہمیشہ لرزاں و ترساں رہو۔ تمہارے دِل حمدِ باری سے معمور اور زبانیں ذکرِ الٰہی سے تر رہیں۔

جماعتی تربیت کا پُرحکمت طریق

حضور نے ۱۹۴۷ء کے فسادات کا ذکر کرتے ہوئے منتظمین جماعت کو یہ نصیحت فرمائی کہ کسی بچے اور نوجوان کو کبھی نظر انداز نہ کریں۔ یہ سمجھ کر کہ اس کا ظاہر اچھا نہیں۔ یا اُس میں بعض کمزوریاں ہیں۔ فرمایا تمہیں کیا پتہ جتنی اُس میں کمزوریاں ہیں اُن سے زیادہ اُس کے اندر چمکنے کی استعدادیں بھی موجُود ہیں۔ اُس کے اندر اپنا حُسن ظاہر کرنے اور خُدا کے پیار کو حاصل کرنے کی صلاحیتیں بھی موجُود ہیں۔ اس لئے اُسے بڑے پیار سے سمجھانے اور حُسنِ سلوک سے پیش آنے کی کوشش کرتے رہیں۔

تربیت پیار سے کی جاتی ہے سختی سے نہیں کی جاتی۔ پس منتظمین کو مجسّم شفقت و پیار بننا چاہیئے۔ کیونکہ جب تک کوئی شخص پیار کرنا اور حُسنِ سلوک کرنا نہیں جانتا اُسے بوقتِ ضرورت سختی کرنے یا ڈانٹ ڈپٹ کا کوئی حق ہی نہیں ہے۔

آپ نے فرمایا۔ تقسیمِ مُلک کے وقت بعض ایسے احمدی نوجوان بھی تھے جن کے بارے میں منتظمین یہ شکایتیں کرتے رہتے تھے کہ اُن میں یہ سُستی ہے یہ کمزوری ہے۔ لیکن وقت آنے پر انہوں نے اپنی جان تک کی بازی لگا دی۔

۱۳ر فروری کو بھی حضور گیارہ بجے سے دو بجے بعد دوپہر تک احباب جماعت سے انفرادی مُلاقاتوں میں مصروف رہے۔ اکثر دوست اپنے بیوی بچوں کے ساتھ حضور کی مُلاقات اور دُعا کی برکت و سعادت حاصل کرنے کے لئے تشریف لائے۔ مُلاقاتوں کے بعد حضور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ عورتوں کے لئے قیام گاہ کے ایک حصّے میں پردے میں حضور کی اقتداء میں نمازیں ادا کرنے اور آپ کے ارشادات سُننے کا الگ انتظام ہے۔

اس روز بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ مغرب اور عشاء کی نمازوں کے بعد ڈیڑھ گھنٹے سے زائد وقت تک احباب میں تشریف فرما رہے اور انہیں اپنے رُوح پرور خطاب سے مستفید فرمایا۔ جس کا ایک ایک لفظ اثر و جذب میں ڈوبا ہُوا تھا۔ اور جماعت کو اپنا مقام پہچاننے اور ترقی کی راہوں پر آگے سے آگے بڑھنے کے لئے ایک زبردست مہمیز تھا۔

قومی مقام پہچاننے کی اہمیّت

سیّدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا دُنیا میں وہی قوم ترقی کرتی ہے جو اپنے مقام کو پہچانتی ہے اس لئے میں ہر ایک احمدی سے کہتا ہوں کہ وہ یہ سوچے کہ اُس کا مقام کیا ہے۔

حضرت صاحب نے اس نکتے کو بڑے دلنشین انداز میں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشاق اور آپؐ کی قوتِ قدسیہ سے فیض پانے والوں کی تعداد لاکھوں کروڑوں تک جا پہنچتی ہے جنہوں نے پچھلے چودہ سو سال میں خدا کا پیار حاصل کیا اور وہ اپنے اپنے وقت میں اُمت کی رہنمائی کرتے رہے لیکن اُن میں سے کسی کا نام لے کر اُس کے متعلق پیش خبری نہیں کی گئی۔ صرف ایک ہی شخص ہے جس کا نام لے کے کہا گیا کہ وہ آئے گا اُمتِ مسلمہ کو اس کا وعدہ دیا گیا اور بتایا گیا کہ مختلف فرائض کے لحاظ سے اس کی مختلف صفات ہوں گی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی تو یہ فرمایا کہ تم میں مسیح آئے گا کبھی فرمایا مہدی آئے گا جو ثریا سے ایمان کو واپس لائے گا اور اس کی صداقت میں ایک خاص مہینے میں اور مقررہ تاریخوں پر سورج اور چاند گرہن ہوگا اور وہ اس نشان میں بھی منفرد ہوگا۔ پھر یہ بھی کہ جب وہ آئے گا تو اسے میرا سلام پہنچانا اہلِ تشیع کی کتابوں میں ہے کہ آنے والا بنی نوع انسان کو ظلمت سے نکال کر ایک بار پھر نورِ اسلام سے منور کرے گا اُمتِ مسلمہ اس بات پر متفق ہے کہ دینِ اسلام کا دلائل اور آسمانی نشانوں کے ساتھ سارے ادیان پر غلبہ مسیح موعود ہی کے ذریعہ مقدر ہے۔

آنے والا مسیح اپنے مقام میں منفرد ہے

پس وعدہ کے مطابق آنے والا مامور آگیا اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں آپؑ نے خدا کے پیار میں ڈوب کر، رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں فنا ہو کر اور آپ کی قوتِ قدسیہ سے فیض یاب ہو کر اور آپؐ کی کامل پیروی میں یہ بلند منفرد مقام پایا اور ساری دنیا میں غلبۂ اسلام کا بیڑہ اُٹھایا آپ نے اپنی مسلسل کوشش۔ دُعاؤں اور علمی میدان میں تقریروں اور تحریروں کے ذریعہ زبردست جہاد کے ذریعہ اسلام کے عالمگیر غلبہ کی وہ بنیادیں رکھ دیں کہ جن کی پچھلے چودہ سو سال میں کوئی نظیر نہیں ملتی۔

غرض یہ ایک حقیقت ہے کہ اُمتِ مسلمہ میں صرف اور صرف آپؑ ہی کا یہ دعویٰ ہے کہ خدا کی توفیق اور فضل سے ساری دُنیا میں اسلام کو غالب کیا جائے گا یہ ہے وہ مقام جس پر احبابِ جماعت کو بڑی مضبوطی سے قائم رہنا چاہیئے اور اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی حتی المقدور کوشش کرنی چاہیئے اور اپنی نسلوں میں بھی یہی رنگ پیدا کرنا چاہیئے اور اُن کو بتانا چاہیئے کہ دیکھو! حضرت مسیح موعود علیہ السلام اکیلے تھے آپؑ نے دعویٰ کیا اپنے اور بیگانے سبھی آپؑ کے دشمن بن گئے۔ آپؑ کو مٹانے کے لئے کیا ہندو اور کیا سکھ۔ کیا عیسائی اور کیا دوسرے سب لوگ جمع ہو گئے آپ نے بڑے صبر سے اور ثابت قدمی سے مخالفین کا مقابلہ کیا اور اسلام کی ایسی خدمت کی جس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ خدا تعالیٰ نے آپؑ کو غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازا۔ ابھی آپؑ کی بعثت پر نوّے سال کا عرصہ ہی ہوا ہے کہ وہ جو اکیلا تھا اُس ایک سے ایک کروڑ بن گئے ہیں۔ یہ آپ کی صداقت کا ایک زندہ نشان ہے۔

ہر انقلاب اسلام کی ترقی کا پیش خیمہ ہے

حضور نے فرمایا جب کوئی مامور دُنیا میں آتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے دُنیا میں رُوحانی انتشار ہوتا ہے۔ خدا کی برکتیں نازل ہوتی ہیں چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے بعد دنیا میں رونما ہونے والا ہر چھوٹا بڑا انقلاب جماعتِ احمدیہ اور اسلام کے حق میں ایک نیک فال اور اس کی ترقی کا پیش خیمہ ثابت ہوا۔ مثلاً ۱۹۱۷ء میں رُوسی انقلاب کے بعد دنیا کے ایک بہت بڑے حصے سے عیسائیت کی صف لپیٹ دی گئی۔ عیسائیت نے ایک انسان کو خُدا بنا کر پیش کیا تھا وہ بُت بھی ٹوٹ گیا مگر لکڑی کے سونٹے سے نہیں بلکہ خیالات کے بدلنے سے زبردست دلائل، تاریخی شواہد اور سائنسی انکشافات کی رُو سے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا:۔

"مَیں اُس صلیب کو توڑوں گا جس نے مسیح علیہ السلام کے جسم کو زخمی کیا تھا"

۱۹۷۸ء میں لندن میں ہونے والی بین الاقوامی کسرِ صلیب کانفرنس نے عیسائی دُنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا عیسائیت کے گڑھ میں بآوازِ بلند عیسائیوں کو جو تبادلۂ خیال کی دعوت دی گئی تھی پادریوں کو اُس کے قبول کرنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ یہ وہی لوگ ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت سے مقابلے کے زمانہ میں سمجھتے تھے کہ ہندوستان بلکہ مکّہ اور مدینہ سے اسلام کا نام مٹا دیں گے اور برّاعظم افریقہ گویا ان کے قدموں میں ہے مگر ہندوستان اور مکہ مدینہ پر غلبہ کے خواب تو دُور کی بات ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور آپؑ کے عظیم الشان علمِ کلام کی برکت سے افریقہ جسے وہ اپنے قدموں میں سمجھتے تھے اور جہاں انہوں نے وسیع پیمانے پر دُودھ کپڑے اور وظیفے دے دے کر لوگوں کو عیسائی بنانا تھا وہاں احمدیوں کے ذریعہ تبلیغِ اسلام کے نتیجہ میں لاکھوں کی تعداد میں عیسائی اب تک حلقہ بگوشِ اسلام ہو چکے ہیں چنانچہ وہ لوگ جن کو انسانی شرف سے محروم۔ اخلاق سے عاری اور وحشی سمجھا جاتا تھا وہ جب نورِ اسلام سے منوّر ہوئے تو ایسے پیارے وجود بن گئے اور قربانیوں میں اتنی ترقی کر گئے کہ عیسائی پادری منہ تکتے رہ گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

احمدیّت کا مقصد

حضور انور نے فرمایا احمدیّت کی ترقی اور اسلام کے عالمگیر غلبہ کے لئے اس وقت خدا تعالیٰ کی تقدیر اور تدبیر حرکت میں ہے۔ خدا تعالیٰ کی قدرت کے نشان پر نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔

پس جماعتِ احمدیہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ خدا کا شکر کرے اپنی ذمّہ داریوں کو سمجھے اور اپنے مقام کو پہچانے خدا کے پیار کو حاصل کرے اور ہر میدان میں آگے نکلنے کی کوشش کرے۔ ہر احمدی یہ سمجھے کہ وہ خدا کا ایک عاجز بندہ ہے اور اس کی زندگی کا اوّلین اور آخری مقصد یہ ہے کہ وہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے اپنی طرف سے پوری کوشش کر دکھائے جس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھیجا گیا۔ یہ ایک بہت بڑی سعادت ہے مگر اسی کے لئے جو دنیا کے لئے ایک نمونہ بنے اپنے حُسنِ اخلاق اور قوتِ احسان کے ذریعہ دنیا میں اسلامی معاشرہ کے قیام میں ممد و معاون بنے بڑا ہی خوش قسمت ہے وہ احمدی جو اپنے اس مقام کو پہچانتا اور اپنی ذمّہ داریوں کو کماحقہٗ نباہتے ہوئے خدا کے پیار اور اس کی خوشنودی کو حاصل کرتا ہے۔

تاریخِ اسلام کے زرّیں اوراق

حضرت صاحب نے فرمایا۔ اسلام ایک بڑا ہی پیارا اور حسین مذہب ہے یہ انسان کو زمین سے اُٹھا کر آسمان کی بلندیوں تک لے جاتا ہے۔ خدا کہتا ہے میں نے تمہاری روحانی رفعت کے لئے ہر چیز دی ہے تاکہ تم میرے شکر گذار بندے بنو۔ میری راہ میں قربانیاں دو اس نیّت سے اور اس اخلاص کے ساتھ کہ ؎

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

ایثار اور قربانی کا جذبہ۔ حُسنِ نیّت اور حُسنِ عمل انسان کو زندۂ جاوید بنا دیتا ہے صحابہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اس کا واضح ثبوت ہے۔ دشمن نے نہتّے مسلمانوں کو طرح طرح کے مظالم کا نشانہ بنایا یہاں تک کہ اُن کو مٹانے کے لئے تلوار چلائی۔ اس نازک صورت میں خدا کے رسول نے جب بھی ان کو پکارا وہ خدا کی راہ میں اپنی جان اور مال لے کر نکل پڑے اور جان کی بازی لگا دی وہ اس بات کی قطعاً پرواہ نہیں کرتے تھے کہ اُن کے پاس کپڑے نہیں اسلحہ نہیں ساز و سامان نہیں۔ پس جو کچھ ان کے پاس ہوتا تھا وہ خدا کی راہ میں قربان کرنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے تھے اُن کے یہی وہ نقشِ قدم ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کی پیروی میں تاریخِ اسلام میں ثبت ہیں اور ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں

ایک نصیحت ایک انتباہ

حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے آخر میں فرمایا:۔

جو ایک لحاظ سے حرفِ انتباہ بھی ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم انسانوں کو آسمانوں کی طرف اُٹھانا چاہتے ہیں۔ لیکن ان میں سے وہ بھی ہے جو زمین کی طرف جھک جاتا ہے فرمایا ہم جماعت کی ترقی کے جو نظارے دیکھ رہے ہیں وہ تو اس بات کی واضح نشاندہی کر رہے ہیں کہ خدا تعالیٰ جماعتِ احمدیہ کو بحیثیت جماعت آسمان کی طرف اُٹھانا چاہتا ہے۔ اب یہ تو بڑی بدبختی کی علامت ہے کہ کوئی شخص ان نظاروں کو دیکھنے کے باوجود زمین کی طرف جھک جائے۔

حضور نے فرمایا مَیں جماعت کی عورتوں اور مردوں بچوں اور بوڑھوں کو کہتا ہوں کہ وہ اس سے بچیں اور ہمیشہ خدا کے فضلوں اور اس کی رحمتوں کے طلبگار رہیں اپنے عملوں کی طرف نہ دیکھیں بلکہ خدا سے مدد مانگیں دعائیں کریں اور نیک نیّتی اور خلوصِ دل کے ساتھ قربانیاں دیں ہمارا یہ مشاہدہ ہے کہ جس نے بھی خدا کا در کھٹکھٹایا اس کے لئے (الاماشاء اللہ) وہ دروازہ کھولا گیا اور اس کی دعائیں قبول ہوئیں اور خدا نے اُسے نشان دکھائے۔ دوست اپنے گردوپیش نظر ڈال کر دیکھیں اُن کو نظر آئے گا کہ خدا جماعتِ احمدیہ کے ساتھ ہے وہ اس کو ترقی عطا کرے گا اور جماعت کی حقیر کوششوں کو شرفِ قبولیت بخشتے ہوئے اسلام کو دُنیا میں غلبہ عطا کرے گا یہ خدا کا وعدہ ہے جو ضرور پورا ہوگا۔ ضرورت ہے تو صرف اس بات کی ہمارا کام ہے تو صرف یہ کہ ہم اسلامی تعلیم کے مطابق نیک نمونہ بنیں ہمارا اُٹھنا بیٹھنا ہماری حرکت و سکون ہماری ہر بات

اور ہر عمل اسلامی رنگ میں رنگین ہو ایک دوسرے سے پیار کریں۔ پیار کے ساتھ رہیں باہمی حقوق ادا کریں اور اپنے ماحول میں ایک ایسی خوشگوار فضا پیدا کریں کہ کاروانِ اسلام بغیر کسی اندرونی خلش کے متحد ہوکر شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے سے آگے بڑھتا چلا جائے آمین اللّٰھم آمین

یہ امر احباب جماعت کے لئے باعثِ مسرت ہوگا کہ اس مجلسِ علم و عرفان کے اختتام پر خدا تعالیٰ کے فضل سے آٹھ دوستوں نے جن میں ایک خاندان بھی شامل ہے بیعت کے فارم پُر کئے

ان کی دستی بیعت انشاء اللہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے سفر سندھ سے واپسی پر ہوگی۔

سندھ کا سفر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز چند دن کے لئے اندرونِ سندھ کی جماعتوں کا دورہ کرنے کے لئے ۱۴ فروری بروز جمعرات کراچی سے محمود آباد تشریف لے گئے اس سفر میں مکرم چوہدری حمید نصر اللہ صاحب امیر جماعتِ احمدیہ لاہور مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کے علاوہ مکرم نعیم احمد خان صاحب ناظم ضلع انصار اللہ مکرم ملک جمیل احمد خان صاحب زعیم اعلیٰ انصار اللہ ناظم آباد۔ مکرم سلطان احمد صاحب طاہر اور مکرم چوہدری نعمت اللہ صاحب ... اور مکرم مظہر احمد قریشی صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کو اپنی اپنی موٹر گاڑیوں کے ساتھ جن پر حضور کے افرادِ قافلہ کراچی کے چند انصار اور خدام سوار تھے حضور کے قافلہ میں شریکِ سفر ہونے کا شرف حاصل ہوا سات کاروں کے علاوہ ایک ویگن (۱۸۸۲) بھی تھی جس میں قافلے کے بعض افراد اور سامان تھا اس کا انتظام بھی کراچی کی جماعت نے کیا تھا۔

کراچی سے روانگی

حضور مع قافلہ ساڑھے نو بجے اپنی قیام گاہ سے روانہ ہوئے۔ روانگی سے قبل حضور نے دعا کرائی۔ ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی سے سپر ہائی وے تک پہنچنے کے لئے یونیورسٹی کیمپس اور ملیر کینٹ کا راستہ اختیار کیا گیا۔ یہ راستہ گو نسبتاً لمبا تھا لیکن اس میں ٹریفک کم تھی اس لئے جگہ جگہ رکنا نہ پڑا اس سارے راستے میں خدمتِ خلق کی ڈیوٹی پر مامور جملہ خدام نے بڑے خلوص اور فراست کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنی خدمت بڑی تندہی اور خوش اسلوبی سے انجام دی فجزاھم اللہ تعالیٰ خیرا

یہاں تو خدام نے سپر ہائی وے ٹول ٹیکس (Toll Tax) پر حضور کو الوداع کرکے واپس چلے جانا تھا لیکن بعض سکوٹر سوار اجازت لے کر شریکِ سفر رہے

جام شورو میں مختصر قیام

کوٹری کے قریب ٹول پلازا (Toll Plaza) پر حیدرآباد ڈویژن کے ۷۰ منتخب افراد مکرم بابو عبد الغفار صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی سرکردگی میں حضور کی پیشوائی میں چشم براہ تھے حضور مع قافلہ جب یہاں پہنچے تو یہ دوست بھی اپنی موٹر گاڑیوں اور سکوٹروں پر سوار ہو کر قافلہ میں شامل ہو گئے۔ یہاں سے حضور سیدھے جام شورو تشریف لے گئے جہاں ڈیڑھ دو ہزار پر مشتمل پُر اشتیاق ہجوم نے حضور کو خوش آمدید کہا یہ دوست اس روز صبح سے حیدرآباد شہر۔ ٹنڈو بھاگو۔ ٹنڈو غلام علی۔ کوٹ احمدیاں۔ بشیر آباد ٹنڈو اللہ یار۔ آصف آباد۔ ٹنڈو محمد خان گوندل فارم۔ کوٹھ سلطان احمد۔ کوٹڑی نواب شاہ۔ مورو۔ لاڑکانہ اور مسن باڈہ سے کشاں کشاں جمع ہو کر کئی گھنٹوں سے حضور کی تشریف آوری کے منتظر اور آپ کی زیارت و ملاقات کی سعادت حاصل کرنے کے لئے بے تاب تھے۔

حضور نے یہاں ریسٹ ہاؤس میں قیام کیا جس کے وسیع لان میں شامیانے اور قناتیں لگا کر مردوں اور عورتوں کے بیٹھنے کا الگ الگ انتظام تھا حضور نے باری باری احباب سے مصافحے کئے اور تھوڑی دیر تک اُن میں رونق افروز رہ کر اُن کو اپنے ارشادات اور نصائح سے مستفید فرمایا حاضرین میں احمدی طلبہ کثرت سے موجود تھے وہ حضور کی خصوصی توجہ کا مرکز بنے رہے حضور نے مختلف پیرایہ میں ان کو یہ نصیحت فرمائی کہ وہ ہنگامہ آرائی سے الگ ہوکر محنت اور لگن کے ساتھ خوب پڑھائی کریں اور کسی سے پیچھے نہ رہیں علم کے ہر میدان خصوصاً سائنس اور ٹیکنالوجی میں نمایاں کامیابیاں حاصل کریں۔ اس دوران حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے عورتوں سے ملاقات فرمائی جن کی تعداد کم و بیش پانچ سو تھی۔

جماعت احمدیہ حیدرآباد کی طرف سے حضور اور افرادِ قافلہ کو دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا مکرم چوہدری عبد الغفور صاحب زعیم انصار اللہ مجلسِ انصار اللہ حیدرآباد نے اس کی حضور سے قبل از وقت منظوری حاصل کی اور اپنی نگرانی میں بڑے پیار سے کھانا تیار کروایا۔ کھانے سے فارغ ہوکر حضور نے نمازِ ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائی نماز کے بعد بھی مصافحے ہوئے اور شمعِ خلافت کے پروانوں کا ہجوم ایک بار پھر اس سعادت سے مستفید ہونے کی کوشش میں ایک دوسرے پر ٹوٹے پڑتا تھا۔

یہاں سے پروگرام کے مطابق ۲ بجے بعد دوپہر روانہ ہونا تھا لیکن مصافحے کرنے والے دیوانہ وار بڑھتے چلے آتے تھے اور حضور اُن کے لئے مجسم شفقت و پیار بنے ہاتھ ملاتے چلے گئے یہاں تک کہ روانگی میں ۱۵ منٹ کی تاخیر ہوگئی بالآخر حضور مع قافلہ سوا دو بجے جام شورو سے محمود آباد کے لئے روانہ ہوئے روانگی سے قبل مکرم مظہر احمد قریشی صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی مع چند خدام حضور کی خدمت میں واپس جانے کی اجازت کے لئے حاضر ہوئے حضور نے انہیں شرفِ مصافحہ بخشا اور ان کی ہمت کی داد دی۔

محمود آباد کو روانگی

جام شورو سے محمود آباد کا فاصلہ کم و بیش پونے دو سو کلومیٹر کا ہے۔ بیس پچیس کلومیٹر کچا راستہ ہے اس لئے حضور غروبِ آفتاب سے پہلے پہلے محمود آباد پہنچنا چاہتے تھے راستہ میں ٹنڈو اللہ یار۔ بشیر آباد اور جمبڑ کے دوستوں نے برلبِ سڑک ہاتھ ہلا ہلا کر حضور کو خوش آمدید کہا۔ یہاں سے مکرم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب بھی قافلہ میں شامل ہو گئے۔ محترم صاحبزادہ صاحب ایک جیپ پر سوار سر پر سفید سندھی ٹوپی پہنے خود ہی ڈرائیو کر رہے تھے۔

ازاں بعد نواز آباد اور میر پور خاص کے احباب نے مکرم ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب صدیقی کی قیادت میں جمراؤ نہر کے پُل پر حضور کو خوش آمدید کہا احباب خاصی تعداد میں یہاں جمع تھے اور سڑک کی دونوں طرف قطار باندھے کھڑے تھے۔ حضور کی کار نظر آنے پر انہوں نے حضور کا پُرتپاک خیر مقدم کیا۔ حضور نے کار ذرا آہستہ کرائی ہاتھ سے ان کے سلام کا جواب دیا اور سلامتی کی دعائیں دیتے گزر گئے مجلس خدام الاحمدیہ نواز آباد نے ایک بہت بڑے قطعہ (Banner) پر اَھْلاً وَّ سَھْلاً وَّ مَرْحَبًا لکھ کر آویزاں کر رکھا تھا۔

محمود آباد میں ورودِ مسعود

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے قافلہ کی پائلٹ کار راجہ پیٹرولیم کے نزدیک قافلہ میں شامل ہوئی اور یہ مکرم صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب سلمہٗ کی تھی جسے وہ خود ہی ڈرائیو کر رہے تھے کچھ جماعتوں کا میں نے ذکر کر دیا ہے ان کے علاوہ گوٹھ احمدیاں۔ صوفی۔ ناصر آباد۔ فارم۔ کنری مصطفیٰ آباد۔ گوٹھ۔ پھیرو چیچی کے علاوہ اور بھی کئی جگہ احباب نے اپنے اپنے علاقہ میں حضور کو خوش آمدید کہا۔ حضور کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے مردوں عورتوں اور بچوں نے کثرت سے برلبِ سڑک جمع ہوکر اپنے اپنے اخلاص اور محبت کے مظاہرے کئے اکثر جماعتوں نے اپنے اپنے علاقہ کی گزرگاہوں کو جھنڈیوں۔ استقبالیہ گیٹوں اور قطعات سے سجا رکھا تھا جن پر اَھْلاً وَّ سَھْلاً وَّ مَرْحَبًا۔ خوش آمدید "یہ روز کرمبارک سبحان من یرانی"

اور

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

کے الفاظ نہایت دیدہ زیب طریق میں لکھے ہوئے تھے۔

سمارو کے پُل پر کنری کے دوست مکرم مرزا محمد رفیع صاحب امیر جماعت کی سرکردگی میں حضور کا خیر مقدم کرنے کے لئے حاضر تھے۔ یہاں سے کچا راستہ شروع ہوا برادرم مکرم سیف علی صاحب قائد ضلع تھرپارکر اور مکرم مرزا محمد عتیق صاحب نائب قائد ضلع کی قیادت میں یہاں کی مختلف مجالس کے خدام تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر حضور کے استقبال کے لئے کئی گھنٹے سے کھڑے تھے علاوہ ازیں سکوٹر سواروں کے کئی گروپ۔ عمر کوٹ روڈ اور شادی پل کے موڑوں پر۔ بچہ بندہ۔ گوردو پل اور بورو فارم کے مقامات پر موجود تھے سکوٹر سواروں کا ایک کے بعد دوسرا گروپ حضور کے قافلے میں شامل ہوتا چلا گیا کچا راستہ ختم ہوا تو نہر کی پٹڑی شروع ہوئی جو پچھلے راستے سے بھی زیادہ خستہ حالت میں تھا حالانکہ اسے درست کرنے کے لئے محمود آباد فارمز کے ٹریکٹر کئی دن تک کام کرتے رہے نہر کی پٹڑی پر بھی خدام دونوں طرف کھڑے تھے اور پٹڑی پر چھڑکاؤ کر رکھا تھا بالآخر پونے چھ بجے شام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع قافلہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت محمود آباد میں ورود فرما ہوئے محمود آباد اور گرد و نواح کی جماعتوں کے ہزاروں احباب نے حضور کا نہایت گرمجوشی سے استقبال کیا۔ حضور یہاں پہنچ کر محمود آباد فارم کی کوٹھی میں فروکش ہوئے جو آموں کے وسیع و عریض باغ میں واقع ہے۔

استقبال اور مہمان نوازی

حضرت صاحبہ اپنی خلافت میں یہاں دوسری بار تشریف لائے ہیں۔ پہلی بار ۱۹۶۶ء میں آپ نے سندھ کی جماعتوں کا دورہ کیا۔ حضور کی تشریف آوری کی خوشی میں باہر کے پُل سے کوٹھی تک تین چار میل کے پورے راستہ کو دو طرفہ جھنڈیوں سے آراستہ اور استقبالیہ گیٹوں سے مزین کیا گیا۔ کوٹھی کے گیٹ کو رنگا رنگ جھنڈیوں اور بجلی کے قمقمے لگا کر سجایا گیا۔ یہاں بجلی ابھی تک نہیں آئی جنریٹر کے ذریعہ بجلی پیدا کر کے ضروریات پوری کی جاتی ہیں۔ کوٹھی کے لان میں شامیانے اور قناتیں لگا کر اور دریاں بچھا کر احباب کے بیٹھنے اور نمازیں ادا کرنے کا انتظام کیا گیا۔ حضور نصف گھنٹے کے بعد کوٹھی سے باہر تشریف لائے اور مغرب و عشاء کی نمازیں پڑھائیں کثیر التعداد احباب نے حضور کی اقتداء میں نمازیں ادا کیں احباب جماعت اپنے پیارے امام ہمام ایدہ اللہ تعالیٰ کی زیارت و ملاقات کی سعادت حاصل کرنے اور آپ کے ارشادات سے مستفید ہونے کے لئے سندھ کے کونے کونے سے پروانہ وار کھنچے چلے آئے۔

اسی روز رات گئے تک اور اگلے روز نمازِ جمعہ سے پہلے دور و نزدیک سے مہمانوں کا تانتا بندھا رہا۔ محمود آباد فارم کے ٹریکٹر اور ٹرالیاں مہمانوں کو سہولت پہنچانے کے لئے بار بار کنری کے چکر لگاتی رہیں۔ علاوہ ازیں دوست۔ موٹر کاروں۔ جیپوں موٹر سائیکلوں۔ سائیکلوں اور بیل گاڑیوں پر تشریف لائے۔ محمود آباد کی چھوٹی سی بستی میں مہمانوں کی بڑی گہما گہمی تھی۔ بچے چہک رہے تھے۔ خدام کا جوش و خروش قابلِ دید تھا انہوں نے مفوضہ فرائض کی ادائیگی میں بڑی مستعدی، فرض شناسی اور اخلاص کا مظاہرہ کیا۔ رضاکارانہ طور پر مختلف ڈیوٹیوں کی انجام دہی میں کئی انصار بھی ان کے شانہ بشانہ کام کرتے رہے محمود آباد فارم کے مالکان کی طرف سے اہلِ محمود آباد کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور دیگر افرادِ قافلہ کی مہمان نوازی کا شرف حاصل ہوا۔ وہ مہمانوں کی رہائش، ان کے آرام و آسائش اور قیام و طعام اور ان کی خاطر مدارات میں بھی بڑے پیار اور مخلصانہ جذبہ کے ساتھ دن رات منہمک تھے۔ سڑکوں پر چھڑکاؤ کیا گیا مسجد چھوٹی ہے حاضرین کی تعداد کے پیشِ نظر صحن اور بیرونی حصے میں قناتیں اور شامیانے لگا کر اسے وسعت دی گئی۔ مختصر یہ کہ اس چھوٹی سی کچی بستی کو غریب دلہن کی طرح سجا دیا گیا تھا۔

محترم صاحبزادہ مرزا مجیب احمد صاحب سلمہ کے زیر انتظام مہمان نوازی ۱۴ فروری ۱۹۸۰ء کو رات گیارہ بجے ... صبح سے نماز جمعہ اور پھر نماز جمعہ کے بعد پانچ بجے تک جاری رہی۔ پہلی رات ایک ہزار سے زائد افراد نے کھانا کھایا اور پھر جمعہ کے دن ساڑھے چار ہزار افراد کو دوپہر کا کھانا کھلایا گیا۔ محترم میاں صاحب جملہ انتظامات کی خود نگرانی کرتے اور مہمانوں سے بار بار پوچھتے رہے کہ کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی انہوں نے مہمانوں کی چھوٹی چھوٹی ضرورتوں کا بھی خیال رکھا اس کے علاوہ یہاں کی جماعت کے دوستوں نے انفرادی طور پر مہمان نوازی کی وہ بھی تعداد کے لحاظ سے لگ بھگ آٹھ سو افراد تک جا پہنچی برادرم مکرم پیرزادہ عنایت اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ محمود آباد۔ مکرم چوہدری مسعود احمد صاحب منیجر محمود آباد فارم۔ مکرم سردار محمد خان صاحب منیجر مبارک آباد فارم اور مکرم محمود احمد صاحب طیب مربی سلسلہ قائد ضلع نائب قائد ضلع اور مجلس مقامی کے قائد بابو نصیر احمد صاحب نے استقبال، اور مہمان نوازی کے سلسلہ میں محترم صاحبزادہ صاحب کی گرانقدر مدد کی اور اپنے حسنِ انتظام سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی اس توقع پر پورے اُترے کہ محمود آباد گو ایک چھوٹا سا دیہہ ہے لیکن اس کی بے تکلف زندگی اور پُر خلوص جذبے کے پیشِ نظر ہزاروں کی تعداد میں آنے والے دوستوں کی مہمان نوازی کی اس میں استعداد بدرجہ اولیٰ موجود ہے فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

خطبہ جمعہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ ڈیڑھ بجے نماز جمعہ پڑھانے کے لئے تشریف لائے آپ نے خطبہ جمعہ میں فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً فرمایا تھا۔ وسع مکانک۔ چنانچہ ہم اس کے جلوے ہر وقت اور ہر جگہ دیکھتے ہیں چنانچہ آج بھی ہمیں یہ نظر آ رہا ہے کہ اللہ کا یہ گھر اللہ کے بندوں کے لئے تنگ ہو گیا ہے اس میں بھی وسعت کی ضرورت ہے۔ پھر جوں جوں اجتماع بڑا ہونے لگا لاؤڈ سپیکر کی ضرورت زیادہ ہو گئی اور آہستہ بولنے کی عادت پڑ گئی جس نے منتظمین سے یہ مطالبہ کیا کہ وہ لاؤڈ سپیکر کے انتظام کو پہلے سے زیادہ بہتر بنائیں کہ خطبہ یا تقریر سننے میں احباب کو آسانی رہے۔

حضور نے فرمایا صد سالہ جوبلی منصوبہ کا اعلان کرتے وقت میں نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی تقدیر میں جماعت احمدیہ کی زندگی کی دوسری صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے اس لئے جماعت کو اس کے استقبال کی شایانِ شان تیاری کرنی چاہیئے۔ مجھے خوشی ہے کہ پچھلے چند سالوں میں جماعت نے بڑی مالی قربانی دی۔ ذہین بچوں کو وقف کیا جو جامعہ احمدیہ میں پڑھ رہے ہیں۔ گوٹن برگ میں مسجد اور مشن ہاؤس بن گیا جہاں اسلام کی نمائندگی کے بہتر سامان پیدا ہو گئے۔ پچھلے سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے اوسلو میں مسجد اور مشن ہاؤس کے لئے ایک بہت بڑی عمارت مل گئی۔ سپین جو عیسائیت کا گڑھ ہے وہاں بھی پچھلے سال قرطبہ کے قریب با موقع جگہ پر زمین کا ٹکڑا مل گیا ہے اور اس سے بھی زیادہ خوشی کی یہ بات ہے کہ وہاں کی حکومت نے مسجد اور مشن ہاؤس بنانے کی اجازت بھی دے دی۔ امریکہ میں انگریزی ترجمہ قرآن کی وسیع اشاعت کے سامان پیدا ہو گئے ہیں۔

اس مختصر سی تمہید کے بعد حضور نے فرمایا اصل اور ضروری اور سب سے اہم بات جس کی طرف میں جماعت کو مختلف پیرایہ میں توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ہم سے وعدہ کیا گیا ہے کہ اسلام غالب آئے گا اور غالب آئے گا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے ذریعہ۔ خدا تعالیٰ جماعت احمدیہ کو یہ توفیق دیگا کہ وہ اسلامی تعلیم کو ساری دنیا میں پھیلانے میں کامیاب ہو جائے اور جیسا کہ قرآن کریم کی پیشگوئیاں ہیں اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے اسلام نے آخری زمانہ میں غالب آنا ہے اور آپ کے عظیم روحانی فرزند کے ذریعہ غالب آنا ہے چنانچہ تمام روکوں اور جماعت کی مخالفتوں، اس کی غربت اور کمزوریوں کے باوجود ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ خدا اور خدا کے رسول کی یہ بات پوری ہو کر رہے گی

آپ نے فرمایا۔ قرآن کریم نے دوسری حقیقت یہ بیان کی ہے کہ اگر صداقت کو ماننے والی جماعت یاد دہانیوں اور سمجھانے کے باوجود۔ پیار اور نرمی اور سختی کرنے کے باوجود اپنی ذمہ داریوں کو پورا نہیں کرے گی تو خدا تعالیٰ اس جھنڈے تلے کوئی اور قوم لے آئے گا یہ کام کرنا ہے تو جماعت احمدیہ نے ہی کرنا ہے مگر افراد بدل جائیں گے۔ ہمارا دل کرتا ہے کہ افراد نہ بدلیں۔ میرے اور آپ کے ذریعہ یہ عظیم انقلاب انسان کی زندگی میں پیدا ہو مگر اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہمارے مرد اور ہماری عورتیں ہمارے بڑے اور ہمارے چھوٹے ہمارے جوان اور ہمارے بچے اسلامی تعلیم کا ایک عمدہ نمونہ بن جائیں کیونکہ جب تک وہ انقلاب جو دنیا میں ہم لانا چاہتے ہیں وہ ہماری زندگیوں میں نہیں آ جاتا اُس وقت تک ہم اس انقلاب کو دنیا میں بپا نہیں کر سکتے اس لئے ہمارے لئے یہ ازبس ضروری ہے کہ ہم خدا کے اطاعت گزار بندے بنیں اور حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کی کامل پیروی کریں۔

حضور نے فرمایا اس وقت جماعت احمدیہ کی مرکزی قیادت یہاں کی جماعتوں کے ہاتھ میں ہے اگر یہاں کی جماعتیں یہ چاہتی ہیں کہ انہیں یہ شرف حاصل رہے تو انہیں اپنے نیک نمونے کے ساتھ اور قرآنی احکام پر عمل پیرا ہو کر یہ ثابت کرنا ہوگا کہ وہی اس کے اہل ہیں انہیں یہ عہد کرنا چاہیئے کہ وہ کبھی آپس میں لڑیں گے نہیں محبت سے رہیں گے ناجائز اور ناحق، جھوٹ اور فریب سے ایک دوسرے کے مال نہیں کھائیں گے ہر ایک سے احسان کریں گے کسی سے احسان نہیں لیں گے خدا کے بندوں سے پیار کریں گے اُن کے دُکھ درد کو دور کریں گے کسی کو دُکھ نہیں پہنچائیں گے نہ ہاتھ سے نہ زبان سے بلکہ دل میں بھی کسی کے لئے غصّہ نہیں ہوگا۔

حضور نے فرمایا بڑا اہم کام ہے جو ہمارے سپرد ہوا اور بڑی اہم ذمہ داری ہے اس شخص کی جس نے خود کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دامن کے ساتھ وابستہ کیا اگر تمہارا دعویٰ تو یہ ہو کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض کو پورا کرنے کے لئے ہر چیز کو قربان کر دیں گے اور عمل اس کے خلاف ہو تو خدا تم سے خوش نہیں ہوگا اور وہ برکتیں اور رحمتیں حاصل نہیں ہوں گی جن کا خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اور نہ وہ مقصد حاصل ہوگا جس کے لئے انسان کو پیدا کیا گیا ہے اور جس کے لئے جماعت احمدیہ کو قائم کیا گیا ہے اسی لئے میں بار بار جماعت کو توجہ دلاتا ہوں کہ جماعت احمدیہ وہ جماعت بن جائے جس کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا

صحابہ کی طرح اپنے اندر عشق و وفا اور قربانی اور ایثار کی روح پیدا کریں اور آپس میں بھائی چارے اور اخوت کی فضا قائم کریں خدا تعالیٰ تمہیں آسمانی رفعتیں عطا کرنا چاہتا ہے مگر یہ تو بڑی نالائقی ہے کہ کوئی شخص پھر بھی زمین کی طرف جھک جائے اور گناہ گار بن جائے۔

حضور نے فرمایا۔ میں جماعت کو یہ کہتا ہوں کہ اپنی زندگیوں میں انقلاب عظیم بپا کرنے کی کوشش کریں اور اپنے آپ کو اس وقت کے لئے تیار کریں جب جماعت احمدیہ بحیثیتِ جماعت اپنی زندگی کی دوسری صدی میں داخل ہوگی اور خدا تعالیٰ کے فرشتے تمہارے لئے دُعائیں کریں گے اور کہیں گے اے خدا تیرے یہ بندے واقعی میں اس قابل ہیں کہ تیرے دین کو ساری دنیا میں غالب کریں

پس تمہاری زندگی میں اسلام کے حسن و احسان کے نظارے دنیا کچھ اس طرح دیکھے کہ وہ اسلام کو قبول کرنے کے لئے مجبور ہو جائے اور دنیا میں ایک ہی خدا ہو اور ایک ہی رسول ہو جس کے جھنڈے تلے جمع ہو کر دنیا امن و سکون سے زندگی بسر کر سکے۔

اجتماعی ملاقاتیں

حضور کا یہ نہایت ہی زُود اثر اور بصیرت افروز خطبہ دو بج کر دس منٹ پر ختم ہوا۔ نماز جمعہ کے ساتھ حضور نے نمازِ عصر جمع کر کے پڑھائی اور پھر بعد سے چار بجے سے سوا چھ بجے شام تک باہر سے آنے والی جماعتوں سے باری باری اجتماعی ملاقاتیں فرمائیں۔

سب سے پہلے حیدرآباد ڈویژن اور بعض دوسری جماعتوں کی اجتماعی ملاقات ہوئی جو قریباً پون گھنٹے تک جاری رہی اس ملاقات میں حیدرآباد شہر، ٹنڈو الہ دیہہ ۱۵۱ نمبر۔ ٹنڈو غلام علی۔ لیشمر آباد۔ بدین۔ سانگھڑ۔ ٹھٹھہ اور نواب شاہ کے قریباً دو صد افراد حضور کے ارشادات سے مستفید ہوئے۔

اس موقع پر حضور نے فرمایا دوستوں کو یہ فکر ہونی چاہیئے کہ انہوں نے اپنے بچوں کو پڑھانا ہے اور خود بچوں کو یہ فکر ہونی چاہیئے کہ انہوں نے پڑھنا ہے۔ تعلیمی میدان میں ترقی کا راز اس بات میں نہیں کہ بچے گریس مارک لے کر پاس ہوں یہ تو حقیقتاً بچوں کی ڈس گریس (DIS GRACE) کے مترادف ہے بلکہ سکول کی پڑھائی کے علاوہ بارہ بارہ چودہ چودہ گھنٹے روزانہ پڑھائی کرنے سے ترقی ملتی ہے اور نمایاں کامیابی حاصل ہوتی ہے فرمایا اپنے استاد کی ہمیشہ عزت کرنی چاہیئے اور سٹرائیک میں حصہ نہیں لینا چاہیئے۔

ملاقات کے بعد دوست حضور سے مصافحہ کرنے کے لئے ایک دوسرے پر سبقت لے جانے کی کوشش کرنے لگے اس ہجوم میں ایک بزرگ کی یہ آواز آئی "حضور میں نے مصافحہ کرنا ہے"۔

اس پر حضور نے فرمایا:۔

"تو پھر کرتے کیوں نہیں؟"

دوسرا گروپ ضلع تھرپارکر سے کریم نگر فارم۔ لطیف نگر فارم۔ محمد آباد۔ نور نگر اور میرپور خاص کی جماعتوں کے قریباً تین صد افراد پر مشتمل تھا۔

حضور نے فرمایا سپین میں الحمرا کا محل آج بھی مسلمانوں کی عظمتِ رفتہ کی یاد تازہ کرتا ہے۔ یہ مسلمان انجینئروں کے فنِ تعمیر کا ایک [illegible] شاہکار ہے کہ آج کے اس ترقی یافتہ زمانہ میں یورپین اس چھ سات سو سال پرانی عمارت کے بعض حصوں کو اس خیال سے چھیڑتے نہیں کہ کہیں خراب ہو گئی تو دوبارہ بنا نہیں سکیں گے آپ نے فرمایا پہلی جنگِ عظیم کی وجہ سے امریکہ میں ترقی شروع ہوئی لوگوں کو مجبوراً دماغ لڑانے پڑے لیکن جب ترقی کے راستے پر چل پڑے تو چھلانگیں مارتے ہوئے آگے نکل گئے اس لئے جب ہم کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کی اگلی صدی غلبۂ اسلام کی صدی ہے تو یہ دنیوی نقطۂ نگاہ سے بھی ممکن ہے اگر امریکہ آگے نکل سکتا ہے تو ہم خدا کے دین کو دنیا میں غالب کرنے کے لئے کیوں کامیاب نہیں ہو سکتے۔

برادرم مکرم بشیر احمد صاحب قادم سابق متعلم جامعہ احمدیہ نے عرض کیا میری بچی نظم سنانا چاہتی ہے حضور نے فرمایا اسے ڈاکٹر صدیقی صاحب کی گود میں بٹھا دیں اگر سنا سکتی ہے تو سنا دے چنانچہ جب بچی گود میں بیٹھ گئی تو حضور نے پیار سے فرمایا لو پھر سناؤ اس پر ۳ سال کی اس بچی نے درثمین سے

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولا سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے نیک بندوں کو

سنائی۔ حضور نے بچی کو دعائیں دیں۔

تیسرا گروپ، شریف آباد۔ بنی سرور۔ فضل آباد۔ چھپر و چھپی، گوٹھ احمدیاں۔ گوٹھ سیٹھ عزیز احمد۔ جیمس آباد۔ نگر پارکر۔ نصرت آباد۔ اور نفیس نگر کے تین ساڑھے تین صد افراد پر مشتمل تھا حضور نے ان سے نصف گھنٹہ تک اجتماعی ملاقات فرمائی اکثر زمیندار دوست مجلس میں شامل تھے حضور ان کے پیشے کے متعلق مختلف پیرایہ میں باتیں کرتے رہے اور ان کی ہمت کی داد دیتے رہے آپ نے فرمایا زمیندار ہونا کوئی عیب کی بات نہیں۔ البتہ زمیندار کی نشانی یہ ہے کہ ہر وقت اس کے ہاتھ مٹی سے کھیلتے رہیں جو اس بات کی دلیل ہوتی ہے کہ وہ بہت محنتی آدمی ہے۔ ضمناً یہاں کے باغات اور آم کے پودوں کے متعلق بھی باتیں ہوتی رہیں فرمایا۔ زمینداروں کے لئے تو یہ ضروری ہے کہ ان کے گھٹنے اور ہاتھ مٹی میں لت پت رہیں تاہم اس بات کو یاد رکھیں کہ کبھی اپنی محنت پر نازاں نہ ہوں کیونکہ انسان کی کامیابی کا انحصار صرف اس کی محنت پر نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر ہے اس کے لئے ہر وقت دعا کرتا رہنا چاہیئے ہر حالت میں اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھیں اور اس کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہوں۔ کوئی بھی کام کریں دیانت داری سے کریں اور پوری محنت سے کریں اور اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے کام کرتے چلے جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے کام میں ضرور برکت ڈالے گا۔

چوتھا اور آخری گروپ کنری۔ گوٹھ غلام نبی کے ۲۰۰ سے زائد احباب پر مشتمل تھا اس گروپ سے حضور نے سوا چھ بجے تک ملاقات فرمائی۔ دورانِ گفتگو حضور نے احمدی طلباء کو نصیحت فرمائی کہ وہ خوب محنت سے پڑھائی کریں اور علمی میدان میں نمایاں ترقیات حاصل کریں۔ سندھ جننگ فیکٹری کے ایک کارکن مکرم سید سعید احمد صاحب نے اپنی آٹھ نو سالہ بچی کے لئے درخواستِ دعا کی جس کے کان اور زبان ٹائیفائیڈ بخار کی وجہ سے بند ہو چکے تھے۔ حضور نے فرمایا میں دعا کروں گا۔ نیز فرمایا اس بچی کو کراچی بھیج دیں مکرم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کو بلا کر ارشاد فرمایا کہ کان کے امراض کے ماہر ڈاکٹر سے اس بچی کا علاج کرائیں اور اس سے کہیں کہ اس بچی کی طرف نہ دیکھے اس کی تشخیص کر کے دوائی تجویز کرے خواہ وہ کتنی ہی مہنگی کیوں نہ ہو۔ ایک اور بچہ حضور کی خدمت میں سلام کرنے کے لئے بڑھا۔ حضور نے اس سے پیار کیا وہ کچھ رقم نذرانہ بھی حضور کی خدمتِ اقدس میں پیش کرنا چاہتا تھا مگر وہ اس کے بائیں ہاتھ میں تھی اور بائیں ہاتھ سے وہ قبول نہیں ہو رہی تھی دایاں ہاتھ حضور کی مٹھی میں تھا حضور یہ سبق سکھانا چاہتے تھے کہ کوئی چیز بھی پیش کریں وہ ہمیشہ دائیں ہاتھ سے پیش کریں۔ ایک اور بچے کو دیکھ کر حضور نے فرمایا پیار نمبر ایک پر ہے اور سرزنش نمبر دو پر آتی ہے۔ بچہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ غلطی نہ کرے تاکہ مار نہ کھائے کھیل کے وقت کھیلے لیکن پڑھنے کے وقت دل لگا کر پڑھے۔

ایک نو مبائع دوست کی مشکلات سن کر اُسے تسلی دی اور فرمایا میں دعا کروں گا اللہ تعالیٰ فضل فرمائے صبر و استقامت کے ساتھ حالات کا مقابلہ کریں اور کسی کو دکھ نہ پہنچائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان اجتماعی ملاقاتوں میں احباب کو بیش قیمت مشورے دئے اُن کی دلجوئی کی بچوں سے بڑی ہی شفقت اور پیار کیا جماعتی اور انفرادی کمزوریوں کی اصلاح کی طرف نہایت ہی حکیمانہ رنگ میں احباب کو توجہ دلائی انہیں اپنا مقام پہچاننے اور دنیا میں نیک نمونہ کے ذریعہ انقلاب عظیم بپا کرنے کی تلقین فرمائی۔ مغرب کی اذان کے ساتھ ملاقاتوں کا یہ نہایت ہی بابرکت اور ایمان افروز سلسلہ اختتام کو پہنچا۔ پندرہ منٹ کے بعد ساڑھے چھ بجے حضور نے مسجد میں تشریف لے جا کر مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھائیں۔

اجتماعی ملاقاتوں کے دوران حضور کی قیامگاہ کے اندرونی صحن میں حضرت سیدہ بیگم صاحبہ مدظلہا نے قریباً ۶۰۰ مستورات کے اجتماع سے ملاقات فرمائی اور عورتوں کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

منقول از روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲، ۳، ۴ فروری ۱۹۸۰ء

مختلف مقامات پر جلسہ ہائے سیرۃ النبیؐ و مصلح موعودؓ!

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم و یوم مصلح موعودؓ کی رپورٹوں کا خلاصہ گزشتہ اشاعتوں میں شائع کیا جا چکا ہے بعض جماعتوں سے ان جلسوں کی رپورٹیں تاخیر سے موصول ہوئی ہیں اب ان کے صرف نام شائع کئے جا رہے ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی میں برکت ڈالے آمین (ایڈیٹر بدر)

جلسہ ہائے سیرۃ النبی صلعم: لجنہ اماء اللہ حیدرآباد۔ لجنہ اماء اللہ سکندرآباد
لجنہ اماء اللہ بنگلور

جلسہ ہائے مصلح موعودؓ: جماعت احمدیہ سورو (اڑیسہ) بنگلور۔ آڑاپرم (کیرلہ)
مجلس اطفال الاحمدیہ سونگڑہ۔ جماعت احمدیہ کلکتہ۔ لجنہ اماء اللہ سکندرآباد۔ لجنہ اماء اللہ
بنگلور۔ لجنہ اماء اللہ کیندراپاڑہ۔ مجلس انصار اللہ چنتہ کنٹہ۔ جماعت احمدیہ ابراہیم پدم

اخبارِ قادیان:

★ — محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر جائیداد پاکستان میں اپنے رشتہ داروں سے ملاقات اور وہاں کچھ عرصہ قیام کے بعد ۱۵/۳/۸۰ کو واپس قادیان تشریف لے آئے۔ ★ — محترم حمید اللہ شاہ صاحب آف کینیڈا مورخہ ۱۵/۳/۸۰ کو زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے اور مورخہ ۱۶/۳/۸۰ کو اپنے اگلے سفر پر روانہ ہو گئے ★ — محترم بشیر احمد صاحب شاکر آف [illegible] مورخہ ۱۶/۳/۸۰ کو زیارتِ مقاماتِ مقدسہ کی غرض سے قادیان تشریف لائے۔

راؤرکیلا میں وسیع پیمانہ پر پہلی کامیاب کانفرنس کا انعقاد!

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی عبدالحکیم صاحب مبلغ انچارج کٹک (اڑیسہ)

راؤرکیلا صوبہ اڑیسہ کے سندر گڑھ ضلع میں واقع ہے۔ یہاں ایک بہت بڑا اسٹیل پلانٹ قائم ہے جس کی وجہ سے یہ شہر روز افزوں ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہے۔ بفضلہ تعالیٰ یہاں پر ہمارے قریباً چالیس احمدی احباب مختلف شعبہ جات میں کام کر رہے ہیں۔ مکرم شریف احمد خاں صاحب صدر جماعت و سکرٹری مال اور مکرم سعید احمد صاحب سی۔پی۔آئی کی مخلصانہ مساعی کے نتیجہ میں بفضلہ تعالیٰ ایک نئی بیداری اور تبلیغی جوش رونما ہوا ہے۔ فالحمدللہ علیٰ ذٰلک

امسال باہمی مشورہ سے طے کیا گیا کہ راؤرکیلا شہر میں وسیع پیمانہ پر ایک جلسہ منعقد کر کے احمدیت کا پیغام اطراف و جوانب میں پہنچایا جائے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں سب سے پہلے نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان سے اجازت لی گئی اور پھر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان، محترم سید فضل احمد صاحب ایڈیشنل آئی۔جی بہار اور محترم محمد کریم اللہ صاحب نوجوان مدراس کو دعوت دی گئی۔ مگر افسوس کہ محترم صاحبزادہ صاحب اور محترم نوجوان صاحب اپنی مصروفیات کی بناء پر تشریف نہیں لا سکے۔

انتظامات جلسہ کے لئے جماعت احمدیہ راؤرکیلا کے احباب نے مالی قربانی کا شاندار اور قابل تحسین مظاہرہ کیا۔ فجزاہم اللہ خیراً۔ نظارت دعوۃ و تبلیغ کے ارشاد پر خاکسار ایک ہفتہ قبل جلسہ کے ضروری انتظامات کی غرض سے یہاں پہنچ گیا تھا۔ چنانچہ اس اثناء میں ہزاروں کی تعداد میں پمفلٹ اور دعوت نامے چھپوا کر تمام جماعتوں کو بھجوائے گئے اور مکرم سید سعید احمد صاحب کے مخلصانہ تعاون سے تمام معززین شہر میں تقسیم کئے گئے۔ جلسہ کے انتظامات کے سلسلہ میں یوں تو جماعت کے سبھی احباب اپنے اپنے مفوضہ امور کی انجام دہی میں مشغول تھے مگر مکرم سید سعید احمد صاحب، مکرم شریف احمد خاں صاحب اور مکرم جمال محمد صاحب نے نمایاں رنگ میں سرگرمی کا مظاہرہ کیا۔ مکرم سید احمد صاحب اور مکرم جمال محمد صاحب کے موٹر سائیکل ان ایام جلسہ کے لئے وقف رہے۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

محترم ناظر صاحب اور مبلغین کرام کی آمد

مورخہ ۱۶۔ فروری ۱۹۸۰ء کی دوپہر کو محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی ناظر دعوۃ و تبلیغ اور مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ بذریعہ اسٹیل ایکسپریس راؤرکیلا میں وارد ہوئے جبکہ مکرم شمس الحق صاحب معلم وقف جدید پہلے سے پہنچ چکے تھے۔ اس موقعہ پر مبلغین کرام کی گلپوشی کی گئی اور ان کے قیام کا انتظام مکرم سید سعید احمد صاحب کے رہائشی کوارٹر پر کیا گیا۔ محترم سید فضل احمد صاحب مورخہ ۱۷۔ فروری ۱۹۸۰ء کی شام کو کانفرنس کے انعقاد سے چند منٹ قبل پٹنہ سے تشریف لائے۔

۱۵۔ فروری سے ہی مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی تھی جس کا سلسلہ ۱۷۔ تاریخ تک جاری رہا۔ چنانچہ جماعت احمدیہ موتی بنی مائنز (بہار) سے ساٹھ احباب مکرم ابراہیم خاں صاحب صدر جماعت کی سرکردگی میں پہنچے۔ اسی طرح کیرنگ، پنکال، جکرو، خفرا، ٹینسا کھانی، کانسی بہال، رجھا، سونگھڑہ، رانچی، گانگ پور اور گرد و نواح سے کافی تعداد میں احباب تشریف لائے۔ جماعت احمدیہ موتی بنی مائنز کے خدام شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے جملہ انتظامات کی ذمہ داری اپنے اوپر لیکر پوری محنت اور خلوص سے انہیں انجام دیا۔ فجزاہم اللہ خیراً۔

اسپات گوردوارہ میں تقریر

مورخہ ۱۶۔ فروری کی شام بوقت سات بجے محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی نے اسپات گوردوارہ میں تقریر فرمائی جس میں آپ نے سکھ مسلم اتحاد اور بابا نانک صاحب کی تعلیم کو بڑے اچھے انداز میں بیان فرمایا۔ آپ کی تقریر کا سکھ بھائیوں پر بڑا اچھا اثر ہوا۔ چنانچہ تقریر کے بعد جناب گیانی سکھو بندر سنگھ صاحب اور جناب نرینڈر سنگھ صاحب کوہلی پردھان گوردوارہ کمیٹی نے آپ کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں محترم مولانا صاحب کو سرو پا پیش کیا گیا۔

پریس کانفرنس

مورخہ ۱۷۔ فروری ۱۹۸۰ء کی صبح بوقت ساڑھے سات بجے مکرم سید سعید احمد صاحب کے مکان پر ایک پریس کانفرنس بلائی گئی جس میں آٹھ پریس رپورٹر اور آل انڈیا ریڈیو کا ایک نمائندہ شریک ہوا۔ ڈیڑھ گھنٹہ تک یہ اجلاس جاری رہا۔ محترم مولانا صاحب نے نمائندگان کے جملہ سوالات کے تسلی بخش جواب انگریزی میں دیئے۔ آخر میں پھلوں اور چائے کے ذریعہ مہمانوں کی تواضع کی گئی۔

جلسہ پیشوایان مذاہب

مورخہ ۱۷۔ فروری ۱۹۸۰ء کی شام بوقت ۵ بجے ۱۸۔ کمیونٹی ہال میں جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد کیا گیا۔ ٹیوب لائٹس اور برقی قمقموں سے اس وسیع ہال کو خوب آراستہ کیا گیا تھا۔ اس روز راؤرکیلا میں متعدد جگہوں پر منعقد ہونے والے کلچرل پروگراموں کی وجہ سے خدشہ تھا کہ شاید ہمارے جلسہ میں حاضری کم ہوگی۔ مگر اللہ تعالیٰ کا بڑا ہی فضل ہوا کہ لوگ آہستہ آہستہ آتے چلے گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے ہال سامعین سے بھر گیا۔ فالحمدللہ علیٰ ذٰلک

جناب سہدیو ساہو صاحب آئی۔اے۔ایس کی زیر صدارت خاکسار کی تلاوت کلام پاک اور مکرم شیخ داؤد صاحب کی نظم خوانی کے ساتھ جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم ڈاکٹر انوار الحق صاحب پی ایچ۔ڈی کی افتتاحی تقریر کے بعد جناب پادری ای۔ایکا ایل ایل۔بی کیتھولک چرچ، جناب گیانی سکھو بندر سنگھ صاحب اسپات گوردوارہ، شری پی۔سی۔رتھ صاحب پرنسپل لا کالج، محترم مولانا شریف احمد صاحب امینی، محترم سید فضل احمد صاحب پٹنہ، مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ کلکتہ اور مکرم مولوی شمس الحق صاحب معلم وقف جدید نے تقاریر کیں۔ دوران کارروائی مکرم مسعود احمد خاں صاحب اور عزیز وسیم احمد نے نظمیں پڑھیں۔ مبلغین کرام کی تقاریر کا سامعین پر اچھا اثر ہوا۔ لوگوں کو احمدیت سے تعارف حاصل ہوا۔ اور اس طرح بفضلہ تعالیٰ بہت ہی اچھے اور وسیع پیمانہ پر ہمارا پیغام لوگوں تک پہنچا۔ صاحب صدر نے اپنی تقریر میں جماعت کی مؤثر پیرایہ میں تعریف کی۔ فالحمدللہ علیٰ ذٰلک۔

مورخہ ۱۸۔ فروری کو مکرم سید سعید احمد صاحب کے مکان پر محترم سید فضل احمد صاحب نے موتی بنی مائنز کے خدام کو ان کی حسن کارکردگی کی بناء پر جماعت کی طرف سے انعامات تقسیم کئے۔ محترم سید سعید احمد صاحب کے ذریعہ صوبہ اڑیسہ کے آئی جی پی جناب ایس ایس پادھی صاحب کو بھی تبلیغ ہوئی۔ فالحمدللہ۔ اللہ تعالیٰ راؤرکیلا میں منعقد ہونے والی ہماری اس کانفرنس کے نیک نتائج برآمد فرمائے۔

اعلانات نکاح

مورخہ ۲۴۔ فروری ۱۹۸۰ء کو مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ نے میری بھانجی سیدہ منیرہ خاتون سلمہا بنت مکرم مولوی سید بدرالدین احمد صاحب کا نکاح مکرم نور الدین خان صاحب ولد مکرم زین العابدین صاحب مرحوم سونگھڑہ کے ہمراہ مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین

مظہر الدین احمد احمدی، سکرٹری تبلیغ، قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ

مورخہ ۲۰۔ فروری ۱۹۸۰ء بمقام مسجد احمدیہ بھدرک (اڑیسہ) محترم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ بنت مکرم غلام محمود علی صاحب ساکن شنکرپور تحصیل بھدرک کے نکاح کا اعلان مبلغ ۵۰۰۱/- روپیہ حق مہر پر مکرم نصیر احمد صاحب ابن مکرم سید عبید السلام صاحب ساکن گوہالی پور سونگھڑہ کے ساتھ فرمایا۔ احباب جماعت اس نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ، قادیان

محترمہ بی نفیسہ صاحبہ بنت مکرم پی دالبو صاحب ساکن موریا کی کا نکاح مکرم سی بشیر احمد صاحب ابن مکرم سی عبدو صاحب ساکن الالیر کے ساتھ مبلغ ۵۰۰/- روپیہ حق مہر پر خاکسار نے مورخہ ۲۴۔ فروری ۱۹۸۰ء کو بعد نماز جمعہ میں پڑھا۔ خطبۂ نکاح میں موقعہ کی مناسبت سے [illegible] اور اسلام میں ازدواجی زندگی کی اہمیت بیان کی۔ اس خوشی کے موقعہ پر [illegible] صاحب نے [illegible] ادا کئے۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے [illegible]

[illegible]

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں تبلیغی اور تربیتی سرگرمیاں بقیہ صفحہ

دوسری سرکٹ میٹنگ گوڈرنج کے مقام پر ہوئی۔ یہ جگہ فری ٹاؤن سے چھ سات میل کے فاصلہ پر بحر اوقیانوس کے کنارے واقع ہے۔ یہ علاقہ ماہی گیری کے لئے مشہور ہے۔ لوگوں کا پیشہ مچھلیاں پکڑنا ہے۔ قدرتی بیچ میل ہا میل [illegible] پھیلی ہوئی ہے۔ جہاں سمندر کی ٹھاٹھیں [illegible] ٹھہر جاتی ہیں۔ اور [illegible] کے نہانے اور خوش ہونے کا سامان مہیا کرتی ہیں۔ حکومت نے اس [illegible] کو زیادہ دلکش اور مفید بنانے کے لئے ساحل کے ساتھ ساتھ پکی سڑک بنا دی [illegible] قدرتی حسن میں [illegible] دلکشی پیدا ہو گئی ہے۔

مسجد احمدیہ گوڈرنج نہایت مناسب موقع اور جگہ پر ہے۔ آج سے [illegible] سال پہلے یہاں کے لوگوں نے احمدیت کو قبول کیا تھا۔ اس وقت مخالفت ہوئی اور بہت ہوئی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو اپنے ایمان پر ثابت قدم رکھا اور ترقی دی۔

۹۔ دسمبر کو کانفرنس تھی۔ جماعت نے ایک [illegible] اور [illegible] سے نہایت [illegible] اس کی تیاری کی۔ پروگرام کا [illegible] پر کر دیا گیا۔ جلسہ گاہ کو [illegible] درختوں سے سایہ دار بنایا گیا۔ مہمانوں کے لئے کرسیوں، صوفوں اور [illegible] اسپیکر کا تسلی بخش انتظام کیا گیا [illegible] ریجن کی تقریباً سب جماعتوں نے شمولیت کی۔ سب سے زیادہ مہمان روکوپر [illegible] ایریا سے چیف الحاجی عمر دسیسے کی قیادت میں بذریعہ اسپیشل بس پہنچے۔

کارروائی کا آغاز صبح دس بجے تلاوت قرآن مجید [illegible] فری ٹاؤن جماعت [illegible] MANSERV [illegible] [illegible] نظم [illegible] (محمد سیالکوٹی) نے حضرت [illegible] علیہ السلام کے قصیدہ

یا عین فیض اللہ والعرفان

سے [illegible] اشعار پڑھے۔ صدارت کے [illegible] محمد صدیقی صاحب کو روا [illegible] [illegible] سیرالیون سے [illegible]

[illegible] گوڈرنج نے مہمانوں کا استقبال کیا [illegible] حاضرین خصوصی مہمانوں کا تعارف [illegible] کی غرض و غایت بیان کی [illegible] پہلی تقریر جناب چیف الحاجی عمر دسیسے کی ہوئی۔ آپ نے بحیثیت [illegible] تبلیغ کی اور ایمان افروز [illegible] سنا کر سامعین میں جوش پیدا کر دیا اور فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی اور عجیب سماں پیدا ہوا۔ چیف صاحب ایک عمر رسیدہ بزرگ ہیں۔ آواز میں گرج اور رعب ہے اپنے مافی الضمیر کو ادا کر کے سامعین پر جادو کا اثر کر دینے کی استعداد رکھتے ہیں۔

دوسری تقریر خاکسار کی تھی۔ میرا موضوع ظہور مہدی کی علامات تھا۔ اس کے بعد الحاجی بونگے صاحب نے اپنے خطاب کو جاری کیا۔ فاضل مقرر نے سورۃ الشمس کی تفسیر کر کے علامات مہدی کو سامعین کے سامنے واضح کیا۔ یہ تقریر لوکل زبان اور کریول میں کی گئی۔ بہت پسند کی گئی۔ آپ نے بتایا کہ یہ آخری زمانہ ہے اس میں خدا تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ سب باتیں پوری ہو چکی ہیں جو مہدی کی آمد کے متعلق بتائی گئی تھیں۔ کچھ زمینی علامات ہیں اور کچھ آسمانی علامات ہیں جو پوری ہوئیں۔ سمندر ملائے گئے وحشی جانوروں کو ایک جگہ پر جمع کیا گیا۔ اونٹنیاں بے کار ہوئیں اور ان کی جگہ جہاز ایجاد ہوئے دین کی حالت خستہ ہوئی۔ اس کی جگہ رسم و رواج نے لے لی۔ توحید کی جگہ صلیب کی حکومت ہونے لگی۔ اسلام کمزور ہوا۔ دوسرے مذاہب پر خاص طور پر عیسائیت کا غلبہ ہوا۔ آسمان پر سورج اور چاند کو گرہن لگا کر اللہ تعالیٰ نے ناراضگی کا اظہار کیا۔ زمین زلزلوں سے تہ و بالا ہوئی سیلابوں اور طاعون نے تباہی مچا دی پریس ایجاد ہوا۔ ریڈیو اور ذرائع ٹرانسپورٹ سے ساری دنیا ایک شہر کی طرح ہو گئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں یہ علامات پوری ہوئیں۔ خدا اس کے ساتھ ہوا۔ اس کی ہر آن مدد کی۔ علمی غلبہ دیا۔ اس کی پیشگوئیاں پوری ہوئیں۔ اس کے پیروکار علم و دولت میں ترقی کر گئے۔ وہ جنہوں نے اس کی مخالفت کی وہ خائب و خاسر رہے۔ اِنِّی مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ کا نظارہ بھی لوگوں نے بار بار دیکھا۔ آخر میں خان صاحب نے اس ملک میں احمدیت کے شاندار کارناموں کا ذکر کیا۔ جماعت احمدیہ طبی اور علمی خدمات بجا لا کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی اور خوشخبریوں کو پورا کر رہی ہے۔ یہ ساری باتیں دلیل ہیں کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی خدا تعالیٰ کا پیارا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اسے مبعوث کیا ہے۔ اور خدا تعالیٰ ہی اس کے پیروکاروں کو روئے زمین پر عزت بخش رہا ہے۔

اس کے بعد محترم مولوی حمید اللہ خان صاحب، الحاجی عبداللہ کولی صاحب اور مسٹر ابوبکر کمارا پرنسپل احمدیہ سیکنڈری اسکول فری ٹاؤن نے علی الترتیب "سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم" "خلافت کی برکات" اور "ختم نبوت" کے موضوع پر تقاریر کیں۔ ایک اور اہم تقریر معلم جبرائیل کریم کی تھی آپ نے قربانیوں کے موضوع کی وضاحت کی اور آخر میں چندہ کی اپیل کی۔ حاضرین نے اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور مشن کی مالی اعانت کی۔

آخری اور الوداعی تقریر محترم امیر صاحب کی ہوئی۔ آپ نے بھی حاضرین کو مدنظر رکھتے ہوئے موضوع سخن تبلیغ ہی رکھا آپ نے احمدیت کی عالمگیر ترقیات کا ذکر کیا۔ آپ نے بتایا کہ احمدیت ہر ملک اور ہر علاقہ میں پھیل رہی ہے جو اس کو قبول کرتا ہے وہ امن میں آ جاتا ہے اور جو گستاخ ہو کر اس کی توہین اور مخالفت کرتا ہے وہ اپنی ہی مخالفت کی چکی میں پس کر احمدیت کی صداقت کا ثبوت مہیا کر جاتا ہے آپ کی تقریر کے وقت حاضری بہت زیادہ ہو گئی تقریر بہت توجہ سے سنی گئی۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ اس کے بعد سب مہمانوں کو کھانا پیش کیا۔ نہایت اعلیٰ انتظام تھا ظہر اور عصر کی نمازیں جمع ادا کی گئیں

فری ٹاؤن میں بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے تبلیغ و تربیت اور اصلاح و ارشاد کا کام جاری ہے۔ خاکسار روزانہ مغرب کی نماز کے بعد مسجد میں قرآن کریم، حدیث اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیتا ہے۔ اور مکرم امیر صاحب بھی حالات اور وقت کی مناسبت سے بعض مسائل پر روشنی ڈالتے ہیں۔

"ڈیلی میل" نیشنل اخبار ہے اس میں حسب معمول محترم امیر صاحب کے مضامین شائع ہوتے ہیں۔ سیرالیون ٹیلی ویژن پر امیر صاحب، الحاج بونگے صاحب اور خاکسار نے آدھ گھنٹہ کا پروگرام پیش کیا۔ اس میں انبیاء علیہم السلام کی بعثت کے مقاصد اور کارناموں کو بیان کیا اسلام اور بانی اسلام کی تعلیمات کا ذکر کیا

[illegible] کاموں کے لئے منسٹری آف ہیلتھ، منسٹری آف ایجوکیشن، وائس پریذیڈنٹ آفس اور امیگریشن کے افسران بالا سے ملاقاتیں کی گئیں اور مشن کے بعض اہم معاملات کے بارہ میں ان سے گفتگو کی گئی۔

امسال بھی جلسہ سالانہ ربوہ اور قادیان میں شمولیت کے لئے سیرالیون کے نمائندہ کو بھجوایا گیا۔ بالخصوص [illegible] کے اعزاز میں ۲۱۔ دسمبر کی شام [illegible] کے [illegible] مسجد میں الوداعیہ دیا گیا۔ جماعت کے دوستوں نے تقریب میں شامل ہو کر اپنے شغف اور مرکز سے وابستگی کا ثبوت دیا۔ تقریب کا آغاز خاکسار کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ تلاوت کے بعد خاکسار کے علاوہ الحاجی کولی پریذیڈنٹ جماعت فری ٹاؤن [illegible] اور الحاجی بونگے صاحب نے خطاب کیا۔ [illegible] کو مقامات مقدسہ کی زیارت سے فائدہ اٹھانے اور جماعت کی ترقی کے لئے وہاں دعائیں کرنے کی تلقین کی۔ پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں دلی دعاؤں کے ساتھ ہدیہ سلام پیش کرنے اور دعاؤں کی درخواست کرنے کی قرارداد پیش کی۔

مسٹر فواد کانو [illegible] وقف زندگی ہیں تین سال گھانا احمدیہ مشنری کالج میں ٹریننگ لے چکے ہیں۔ اب مرکز نے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ کے لئے بلایا ہے۔ الحاجی بونگے صاحب نے جماعت احمدیہ سیرالیون کی طرف سے انہیں ہدایت اور تلقین کی کہ انہیں ہر وقت اپنے اعلیٰ مقصد کو مدنظر رکھ کر اپنی تعلیم پوری کرنی ہو گی تو جب [illegible] جماعت کی تمناؤں کو پورا کر سکیں گے۔

مقررین کی تقاریر کے بعد الفا شریف صاحب اور فواد کانو صاحب نے جوابی تقاریر کیں [illegible] احباب جماعت کو پورا پورا یقین دلایا کہ اس کا مرکز احمدیت میں جانا پوری جماعت احمدیہ سیرالیون کا جانا ہے۔ وہ ہر طرح ہی مقامات مقدسہ سے فائدہ اٹھا کر اپنی زندگی کو بہتر بنائیں گے۔ آخر میں دعا کے بعد ٹھنڈے مشروبات اور کھانے سے حاضرین کی تواضع کی گئی۔

فری ٹاؤن میں عرصہ زیر رپورٹ میں دو مختصر تقریبات ہوئیں۔ مالیرسے صاحب کے بچہ کا عقیقہ ہوا [illegible] میں غیر از جماعت احباب بھی مدعو تھے۔ امیر صاحب نے حاضرین کو تبلیغ کی۔ اسی طرح دوسری تقریب کا اہتمام بھائی نورسے کے لڑکوں نے کیا۔ وہاں بھی احمدی اور غیر از جماعت دوست کثرت سے جمع تھے۔ امیر صاحب نے وہاں بھی خطاب فرمایا۔ آپ نے اسلام اور احمدیت کی تعلیم پر عمل کرنے کی تلقین کی۔ اور اپنے بنائے ہوئے رسم و رواج کا بائیکاٹ کرنے کی ہدایت کی۔ وہ رسم و رواج جن کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے وہ رسم و رواج جنہوں نے اسلام کو دوسروں کے سامنے بے عزت کر دیا۔ آپ نے بتایا کہ احمدیت کا قیام تعلیمات کا احیاء کرنا ہے۔ احمدیوں کو ہر وقت تیار رہنا چاہیئے اور ایسی کوئی بات اور ایسی کوئی رسم نہیں کرنا چاہیئے جو نبی کریم، احادیث اور مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم کے خلاف ہو۔ الحمد للہ کہ اس [illegible]

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۲۴۲۰۲ — میں ایم۔اے۔ محمد فاطمہ زوجہ مکرم محمد ابوبکر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر ۳۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۷۶ء ساکن میلاپالیم۔ ڈاک خانہ میلاپالیم ضلع ترونلویلی صوبہ تامل ناڈو۔ بقائمی ہوش حواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ ایک چھوٹی سی دوکان ہے جس کی قیمت ۱۵۰۰/- روپے ہے۔ نیز میرے پاس ۲۷ گرام سونے کا زیور ہے۔ جس کی قیمت ۳۶۰۰/- روپیہ ہے اور مہر ۱۳۶ روپے بذمہ خاوند ہے میں ان سب کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی۔ اور اس جائیداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ ۱۵/- روپے (کرایہ) اس دوکان کی ملتی ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی رہونگی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
میں اپنی بیوی کے حق مہر مبلغ ۱۳۶/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی ذمہ داری لیتا ہوں۔ (محمد ابوبکر خاوند موصیہ)	محمد فاطمہ موصیہ	محمد عمر مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس

وصیت نمبر ۲۴۳۶۵ — میں معروف احمد خاں ولد مکرم ڈاکٹر محمد عارف خانصاحب قوم پٹھان پیشہ اسسٹنٹ پرسنل آفیسر عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت ۱۹۷۸ء ساکن محمد پور ڈاکخانہ کوٹر یا جگدیش پور ضلع گونڈہ صوبہ یو۔پی۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج ۱۹۷۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گذارہ اس وقت نوکری کی صورت میں ماہوار مبلغ ۱۷۰۰/- روپے بطور تنخواہ ملتے ہیں۔ اس کا ۱/۱۰ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ نیز جب خاکسار کی اور کسی بھی ذریعہ سے کوئی آمدنی ہوگی یا جائیداد کوئی ترکہ میں ملے گی اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد فاروق مبلغ بمبئی	معروف احمد خاں	وی عبدالرحیم

وصیت نمبر ۲۴۳۴۳ — میں شیخ محمد یونس احمدی ولد مکرم شیخ عبدالعزیز احمدی قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۴۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن بھدرک ڈاکخانہ بھدرک ضلع بالاسور صوبہ اڑلیسہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۲/۱۹۷۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت ۱/۲ ڈسمل زمین ہے جو والد محترم نے میرے نام رجسٹری کر دی ہے۔ اس سفید زمین پر ایک خام مکان تعمیر ہے مگر جو بھی آمد ہوتی ہے وہ آمد والد محترم ہی لیتے ہیں جب بھی مجھے اس کی آمد حاصل ہوگی میں اس کا ۱/۱۰ حصہ باقاعدگی سے ادا کرتا رہونگا۔ اس کے علاوہ منقولہ یا غیر منقولہ کوئی جائیداد میرے پاس نہیں اس وقت میں تجارت کرتا ہوں جس سے ماہوار ہزار روپے آمد ہوتی ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اس کے علاوہ اگر میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات کے بعد اگر کوئی متروکہ ثابت ہو تو اس پر بھی مندرجہ بالا وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
سید بدرالدین سابق انسپکٹر وقف جدید۔	شیخ محمد یونس احمدی بھدرک ضلع بالاسور اڑلیسہ۔	حاتم خاں احمدی بھدرک ضلع بالاسور اڑلیسہ۔

وصیت نمبر ۲۴۳۴۹ — میں احمدی بیگم بیوہ مکرم احمد عبداللہ صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۶۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چنچل گوڑہ حیدرآباد ڈاکخانہ چنچل گوڑہ حیدرآباد ضلع حیدرآباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۹ جون ۱۹۷۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری ذاتی غیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ البتہ میرے شوہر کا ایک مکان ہے۔ جو میرے نام پر ہے شرعی لحاظ سے میرا ۲ یا ۱/۲ ۱۲ فیصد حق ہوتا ہے۔ مکان مذکورہ کی مالیت اندازاً تیس (۳۰) ہزار روپے سکہ ہند بنتی ہے۔ جس میں میرا حصہ ۳۷۵۰/- روپے بنتا ہے۔ (۱) ۔ مکان مذکورہ موقوعہ چنچل گوڑہ حیدرآباد سفالی میں میرا حصہ ۳۷۵۰/- ۔ (۳) ۔ زر مہر ۵۰۰/- ۔ کل ۴۲۵۰/- ۔ میں اپنی جائیداد ۴۲۵۰/- روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اور انشاء اللہ حصہ جائیداد مبلغ ۴۲۵/- روپے سکہ ہند دو اقساط میں ادا بھی کر دونگی۔

(۲) ۔ اس کے علاوہ مجھے ماہانہ یکصد روپے وظیفہ ملتا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت کرتی ہوں۔ آئندہ اگر کوئی جائیداد پیدا کرونگی تو اس کی اطلاع بھی دفتر بہشتی مقبرہ کو دونگی۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری وفات کے بعد کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
بشیر الدین احمد ولد قاری محمد عثمان مرحوم ساکن حیدرآباد	احمدی بیگم	حمید الدین شمس فاضل انچارج احمدیہ مسلم مشن حیدرآباد

وصیت نمبر ۲۴۲۰۳ — میں حافظ اسلام الدین ولد مکرم نورالدین صاحب قوم کشمیری مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۹ فروری ۱۹۷۶ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں ہے البتہ میں صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہوں جس سے مجھے ماہوار فی الحال ۱۹۵/- روپے ملتے ہیں۔ میں اپنی اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں اس کے علاوہ آئندہ جب کبھی کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ پیدا کرونگا اسکی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کو دونگا۔ اور اس کے ۱/۱۰ حصہ کی بھی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری وفات پر جس قدر بھی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر صدر انجمن احمدیہ قادیان حاوی ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ظہیر احمد انسپکٹر بیت المال آمد	اسلام الدین حافظ	غلام قادر درویش کارکن بیت المال آمد

وصیت نمبر ۲۴۲۰۴ — میں مسمی محمود احمد ولد مکرم مخدوم حسین صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۶۳ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۱۱/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میں یکم جولائی ۱۹۷۸ء سے اپنی ملازمت جو ملٹری کی تھی سے ریٹائر ہو چکا ہوں۔ مجھے فی الحال پنشن ملتی ہے جو ماہوار یکصد گیارہ روپے ہے۔ حال ہی میں صدر انجمن احمدیہ قادیان نے مجھے خدمت سلسلہ کا موقع دیا ہے۔ جس سے میں ماہوار ۱۶۰/- روپیہ (اصل تنخواہ مع مہنگائی الاؤنس) مشاہرہ پاتا ہوں۔ میں اس کل آمد مبلغ ۲۷۱/- روپیہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ آئندہ اگر کوئی آمد یا جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دونگا۔ اور اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ علاوہ ازیں میری وفات پر میرا جو بھی ترکہ ثابت ہو سکے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال آمد	M. Ahmad دستخط بحروف انگریزی محمود احمد	غلام قادر درویش قادیان

وصیت نمبر ۲۴۲۰۶ — میں سید منیر احمد ولد مولوی سید عبید السلام صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن جیرام پور محلہ گوہالی پور ڈاکخانہ کود (سونگڑہ) ضلع کٹک صوبہ اڑلیسہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۵/۹/۷۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کوئی منقولہ وغیر منقولہ جائیداد نہیں۔ بفضلہ تعالیٰ میرے والدین کی سرپرستی حاصل ہے۔ اب تک انہوں نے میری ربوبیت کی اور میرے لباس و قلم انہیں کے عطیہ ہیں۔ مگر بفضل تعالیٰ حضور و بزرگوں کی دعاؤں کی برکت سے عاجز ماہ جولائی کی سولہویں تاریخ سے ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوا ہے۔ فی الحال ٹریننگ کے زمانہ میں بطور الاؤنس مبلغ چھ صد ستر روپے ملا کریں گے۔ لہذا عاجز اپنی آمد کے ۱/۱۰ ویں حصہ کی وصیت بتوکل علی اللہ کرتا ہے۔ اگر آئندہ کوئی جائیداد پیدا کرے یا تنخواہ یا آمد میں کمی بیشی یا ترقی ہو تو عاجز مجلس کارپرداز مقبرہ بہشتی صدر انجمن احمدیہ قادیان کو اس کی اطلاع دیتا رہیگا۔ اگر عاجز اپنی زندگی میں حصہ جائیداد ادا نہ کر سکا تو عاجز کے ورثاء اس کی ادائیگی کے ذمہ دار ہونگے۔

نیز اگر اپنی زندگی میں عاجز کسی جائیداد کی اطلاع دے نہیں سکا تو یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ اور ایسی جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ مرکزیہ قادیان ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

منظور احمد صدر جماعت احمدیہ بھونیشور (اڑیسہ) — سید منیر احمد بھونیشور — سید عبید السلام نائب صدر جماعت احمدیہ بھونیشور۔

وصیت نمبر ۲۱۴۱۲ — میں محمد بشیر خاں ولد مکرم بودھے خاں قوم ملکانہ پیشہ کاشتکاری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن صابر نگر ڈاکخانہ بررور ضلع آگرہ صوبہ یوپی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۹/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری منقول جائیداد کوئی نہیں ہے۔ غیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

(۱) — زمین تین بیگھہ جس کی قیمت اندازاً چھ ہزار روپے ہے۔ جس کی سالانہ آمدن اوسطاً ۳۰۰ روپے ہے۔

(۲) — ایک مختصر کچا مکان ہے جس کی قیمت اندازاً ۵۰۰/- روپے ہے۔ میں مذکورہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد نہیں اگر اپنی زندگی میں کوئی جائیداد پیدا کرونگا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان قادیان کو دیتا رہونگا۔ نیز میری وفات کے وقت جو متروکہ جائیداد ثابت ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائیگا۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

عبد اللطیف ملکانہ قادیان — محمد بشیر خاں صابر نگر آگرہ حال قادیان — شان محمد ساندھن حال قادیان

وصیت نمبر ۲۱۴۱۴ — میں مظفر احمد ظفر ولد مکرم ضمیر احمد خاں صاحب مرحوم۔ قوم احمدی پیشہ ملازمت صدر انجمن احمدیہ عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱۲/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

غیر منقولہ و منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ میں اس وقت صدر انجمن احمدیہ قادیان کا ملازم ہوں۔ جو اس وقت مجھے ماہوار تنخواہ /۲۸۵ روپیہ مل رہی ہے۔ اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد یا آمدنی نہیں ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر زندگی میں کوئی اور آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان قادیان کو دیتا رہونگا۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو بھی میرا ترکہ ہوگا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد — العبد — گواہ شد

عبد اللطیف ملکانہ — مظفر احمد ظفر — بشیر احمد مہار

وصیت نمبر ۲۱۴۱۶ — میں عذرا بیگم زوجہ مولوی مظفر احمد فضل قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۱/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ البتہ منقولہ جائیداد میں کچھ زیور از قسم کان کے بندے نصف تولہ جس کی قیمت /۷۰۰ روپے اور ایک سلائی مشین جس کی قیمت /۳۰۰ روپے ہے۔ میرے پاس ہیں علاوہ ازیں کوئی جائیداد منقولہ اور آمد نہیں ہے۔ میں اس مذکورہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔

میرا مہر مبلغ گیارہ سو ایک روپیہ (/۱۱۰۱ روپے) ہے۔ جو میرے شوہر مکرم مولوی مظفر احمد صاحب فضل کے ذمہ ہے۔ میں اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اس کے [illegible] کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر صدر انجمن احمدیہ قادیان حاوی [illegible] گی۔

گواہ شد — الامۃ — گواہ شد

ظفر احمد فضل — عذرا بیگم — ظہیر احمد خادم انسپکٹر بیت المال آمد

درخواست ہائے دعا

۱ — محترم حضرت مولوی عطا محمد صاحب صحابی مقیم کینیڈا بوجہ علالت و پیرانہ سالی بہت زیادہ کمزوری محسوس کر رہے ہیں۔ محترم موصوف اپنی کامل صحت و شفایابی کے لئے نیز اپنے بیٹے مکرم داؤد احمد صاحب قاضی کی صحت یابی۔ دوسرے بیٹے مکرم خلیل احمد صاحب کی دینی و دنیوی ترقیات۔ والدہ مکرم [illegible] احمد صاحب محترمہ عطیہ بیگم صاحبہ جن کی ٹانگوں پر فالج کا حملہ ہوا ہے کی کامل صحت و شفایابی اپنی [illegible] عزیزہ عطیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عیسیٰ خانصاحب اور محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ ہمشیرہ نسبتی مکرم خلیل احمد [illegible] کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے جملہ بزرگان و احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں "۲۲"

"۲۲" خاکسار۔ قریشی سعید احمد درویش قادیان۔

۲ — میری والدہ محترمہ ان دنوں بیمار ہیں علاج جاری ہے انکی کامل صحت یابی کیلئے نیز میرے کاروبار میں خیر و برکت اور اہل و عیال کی صحت و سلامتی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ محمود احمد یادگیری مقیم بیدر۔

درخواست ہائے دعا

۱ — عزیزہ بشریٰ امینہ سلام صاحبہ (دختر جناب ڈاکٹر عبد السلام صاحب لندن نوبل انعام یافتہ) نے ایک سو روپیہ بدر کی اعانت کے لئے دیا ہے اور جناب ڈاکٹر صاحب کے خالہ زاد بھائی مکرم ملک مبارک احمد صاحب ارشاد مقیم لیبیا نے ایک بکرا صدقہ کروایا ہے۔ دونوں خاندانوں کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔ خاکسار۔ ملک صلاح الدین درویش قادیان۔

۲ — میری بڑی بچی عزیزہ امۃ الوحید مورخہ ۱۹ مارچ کو شروع ہونے والے ت۔ ب۔ ی۔ ی کے سکول فائنل امتحان میں شریک ہو رہی ہے۔ اس طرح باقی تینوں بچیاں بھی سالانہ امتحانات دے رہی ہیں۔ جملہ بزرگان و احباب کی خدمت میں بچیوں کی نمایاں کامیابی اور اُن کے روشن مستقبل کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ خاکسار۔ محمد عمر مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس۔

۳ — مکرم غلام احمد صاحب ابن مکرم مظہر حسین صاحب صابر قادیان نے شیخ گڑھ میں پریکٹس کے لئے نئی دکان کھولی ہے۔ موصوف مبلغ /۵ روپے شکرانہ فنڈ میں ادا کرتے ہوئے اپنے کاروبار میں ترقی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار۔ عبد الحق فضل مبلغ سلسلہ مقیم شاہجہانپور۔

۴ — عزیزم راجہ انور احمد صاحب و عزیزہ سلمہ ناہید صاحبہ مقیم انگلستان نے نیا مکان خریدا ہے۔ انہوں نے دو جانور بطور صدقہ ذبح کرنے اور بیوگان و یتامیٰ کی امداد کے لئے پچاس پونڈ بھجواتے ہوئے دعا کی درخواست کی ہے کہ اللہ تعالیٰ انکے لئے یہ مکان ہر لحاظ سے باعث برکت کرے۔ آمین۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

۵ — میرے دونوں لڑکے عزیز غلام احمد سلمہ و عزیز محمد احمد سلمہ امسال آئی۔ اے کے امتحان میں شرکت کر رہے ہیں۔ ہر دو بچوں کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

خاکسار۔ شیخ غلام مسیح بھدرک۔

۶ — میرا لڑکا عزیز سید منیر الدین شاہ امسال انجینئرنگ کالج میں دوسرے سال کا امتحان دے رہا ہے نمایاں کامیابی کے لئے احباب دعا فرمائیں۔ خاکسار۔ سید جلال الدین شاہ لسنہ۔

۷ — میرے والد محترم بوجہ ٹائیفائیڈ بیمار رہنے کے بعد اب شفایاب تو ہوگئے ہیں مگر کمزوری بہت ہے۔ انکی کامل شفایابی کے لئے نیز میرے بھتیجے محمد سیف الدین امسال میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں انکی نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت دعا فرمائیں۔ خاکسار۔ منیر الحق متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان۔

۸ — میرے لڑکے عزیز محمود احمد سلمہ نے ملازمت کے لئے انٹرویو دیا ہے اس میں کامیاب ہو کر مستقل ملازمت کے لئے نیز باقی بچوں کی دینی و دنیوی ترقی اور صحت و سلامتی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ محمد قدرت اللہ احمدی کاماریڈی (آندھرا)

۹ — خاکسار کے والدین کی مکمل صحت یابی اور تندرستی کیلئے میرے امتحان میں نمایاں کامیابی کیلئے نیز ایک بھائی جو بیرونی ماحول کے باعث کچھ عرصہ قبل احمدیت سے نکل گئے تھے اور اب دوبارہ شامل ہونا چاہتے ہیں انکے جلد از جلد قبولِ حق کی توفیق پانے کیلئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ فاروق احمد ثاقب نزیل تیرویقیار (آندھرا)

۱۰ — خاکسار کے بھانجے عزیز نیاز الدین اور عزیز فردوس ان دنوں علیل ہیں۔ ہر دو کی کامل صحت کیلئے احباب دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ خاکسار سید رشید احمد سونگھڑوی۔

۱۱ — مکرم محمد حنیف خاں صاحب سیکرٹری امور عامہ جماعت احمدیہ کانپور اپنے اہل و عیال اور افراد خاندان کی دینی و دنیوی ترقیات اور کاروبار میں برکت ہونے کیلئے جملہ بزرگان و احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ خاکسار۔ محمد انعام ذاکر قادیان۔

۱۲ — میرے بھتیجے عزیزم نعمت اللہ صاحب قریشی مقیم دہلی کو اللہ تعالیٰ نے تین بچیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ عزیز نومولود کے نیک صالح و خادم دین ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ مستری منظور احمد درویش قادیان۔

۱۳ — خاکسار کی اہلیہ کافی عرصہ سے بعض نسوانی عوارض سے دوچار ہے۔ کافی علاج و معالجہ کے باوجود خاطر خواہ افاقہ دکھائی نہیں دے رہا۔ بزرگان و احباب کی خدمت میں ان کی کامل صحت و شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار۔ عبد اللطیف ملکانہ کارکن دفتر مقبرہ بہشتی قادیان۔

۱۴ — مکرم علی محمد صاحب مقیم کینیڈا کی ٹانگ کا اپریشن ہوا ہے۔ ان کے بیٹے عزیز داؤد احمد سلمہ حصول ملازمت کے لئے کوشش کر رہے ہیں اور ان کی بیٹی عزیزہ خالدہ بیگم دوران سر کی تکلیف میں مبتلا رہنے کی وجہ سے پریشان ہیں۔ ہر سہ افراد کی دینی دنیوی ترقیات اور پریشانیوں کے ازالہ نیز نیک خواہشات کی تکمیل کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز خود خاکسار کو ایک مقدمہ درپیش ہے جس میں باعزت بریت کیلئے اور عزیز لطیف احمد سلمہ کی ملازمت کے لئے بزرگان و احباب کی دعاؤں کی محتاج ہوں۔ خاکسار۔ برکت بی بی کلانور

یادگیر میں ایک شادی کی تقریب پر المناک سانحہ

مورخہ ۸۰/۲/۲ کو یادگیر میں عزیزہ سراج النساء بیگم سلمہا اللہ تعالیٰ بنت محترم الحاج محمد محسن صاحب شحنہ مرحوم کے رخصتانہ کی تقریب تھی۔ پروگرام کے مطابق دولہا یعنی عزیزم ظہیر احمد خان صاحب پرویز ابن مکرم رشید احمد خان صاحب آف عادل آباد آندھرا پردیش باراتیوں سمیت مورخہ ۸۰/۳/۱ کو یادگیر پہنچے۔ دوسرے روز بوقت عصر اجتماعی دعا اور عزیزہ کو رخصت کرنے کا پروگرام طے پایا۔ لیکن علی الصبح دولہا کے والد مکرم رشید احمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ عادل آباد کی اندوہناک وفات کی اطلاع بذریعہ فون ملی جس کے باعث تمام خوشیاں کافور ہوگئیں۔ اور وہ گھر جو شادی خانہ تھا یکایک غمی میں بدل گیا۔

چنانچہ بچی کو جلد جلد تیار کیا گیا۔ محترم سیٹھ محمد عبدالصمد صاحب احمدی نے ازراہِ شفقت اپنی موٹر حیدرآباد تک کے لئے دی۔ تاکہ آنے والے مہمانوں اور دلہن کو جلد عادل آباد پہنچائے جانے کا انتظام ہو سکے۔ خاکسار نے اجتماعی دعا کرائی اور ڈیڑھ بجے دوپہر بذریعہ کار حیدرآباد کیلئے رخصت کیا۔ حیدرآباد سے مکرم مولوی حمیدالدین صاحب شمس۔ مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم اور جماعت کے بعض خدام عادل آباد ان کے ہمراہ گئے۔ حیدرآباد سے عادل آباد تک جانے کے انتظامات میں بعض مخلص دوستوں نے بھرپور تعاون فرما کر حقیقی اخوتِ اسلامی کا مظاہرہ کیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

مورخہ ۸۰/۳/۳ بروز پیر مکرم رشید خان صاحب مرحوم کی تجہیز و تکفین عمل میں آئی۔ نمازِ جنازہ مکرم مولوی حمیدالدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ اور تدفین کے بعد یہ مخلص قافلہ واپس حیدرآباد ہوا۔

مکرم رشید احمد خان صاحب مرحوم انتہائی مخلص فدائی اور جوشیلے احمدی تھے۔ احمدیت سے غایت درجہ اُنس اور وابستگی کی بناء پر آخری دم تک مخالفین کی اندھا دھند مخالفت کی پرواہ کئے بغیر تبلیغ میں سرگرم رہے۔ اپنے والد مرحوم کی وفات پر جبکہ عادل آباد کے مسلمانوں نے نعش کو قبرستان میں دفن نہیں ہونے دیا تو بالکل نڈر ہو کر احمدیہ قبرستان کے لئے ایک علیحدہ جگہ حاصل کی۔ مرحوم نے اپنی اولاد کے اندر بھی احمدیت سے وابستگی اور سلسلہ کی خدمت کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا۔ اپنے پیچھے مرحوم نے تین بیٹے، ایک بیٹی اور بیوہ سوگوار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ بلندیٔ درجات سے نوازے۔ اور جملہ پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق عطا کرتے ہوئے اُن کا خود کفیل و کارساز ہو۔ آمین۔

دوسری طرف عزیزہ سراج النساء سلمہا اللہ تعالیٰ جن کے والد پہلے وفات پا چکے تھے اور اُس نے صرف بیوہ ماں کی کفالت میں پرورش پائی تھی، گزشتہ سال ماں کا سایہ بھی سر سے اُٹھ گیا۔ اور آج جب یہ بے ماں باپ کی بچی اپنی ازدواجی زندگی میں قدم رکھنے جا رہی تھی، ایسے بے سروسامانی اور چیخ و پکار کے عالم میں رخصت ہوئی کہ اس نظارہ کا تصور کر کے بھی کلیجہ مُنہ کو آتا ہے۔ پس اِن عزیز بچی کے لئے بھی جو کہ نہایت ہی نیک، خوش اخلاق، سنجیدہ اور سُلجھی ہوئی طبیعت کی مالک اور صابرہ و شاکرہ ہے، بزرگانِ سلسلہ اور درویشانِ کرام سے دردمندانہ دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو خوشی و مسرت کی زندگی عطا فرمائے۔ خود اپنا مقدس سایہ اس کے سر پر رکھے اور اس کے لئے اِس رشتہ کو ہر جہت سے باعثِ برکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ بنائے۔ آمین۔

خاکسار: منظور احمد گھنوکے نزیل یادگیر۔

دعائے مغفرت

افسوس! مکرم سید زین العابدین صاحب احمدی متوطن مدراس مورخہ ۸۰/۲/۲۰ کی صبح کو اچانک حرکتِ قلب رُک جانے کی وجہ سے کلکتہ میں وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کی اہلیہ محترمہ سرتاج بیگم صاحبہ اور بیٹی محترمہ مہر قدسیہ صاحبہ اہلیہ مکرم شرافت احمد خان صاحب آف کلکتہ بوقتِ وفات مرحوم کے پاس تھیں۔ جبکہ دو بیٹے مکرم ڈاکٹر سید حمید حسن صاحب اور مکرم ڈاکٹر سید امجد حسن صاحب بیرونِ ملک مقیم ہونے کی وجہ سے ہندوستان نہیں آ سکے۔

جملہ بزرگان و احباب کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ بلندیٔ درجات سے نوازے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرتے ہوئے اُن کا خود کفیل اور کارساز ہو۔ آمین۔　　(ایڈیٹر بدر)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے!

مجلس خدام الاحمدیہ مدراس کی سرگرمیاں

تقریری مقابلہ میں نمایاں پوزیشن

مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۸۰ء کو سوویت ایمبزی میں صوبہ کے تمام ہائی سکول طلباء کا ایک تقریری مقابلہ منعقد ہوا۔ جس میں صوبہ بھر کے طلباء نے شرکت کی۔ اس مقابلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ مدراس کے ایک ہونہار طالب علم عزیزم رفیق احمد صاحب تیسرے نمبر پر اور مدراس کے تمام طلباء میں اوّل نمبر پر آ کر انعام کے مستحق ہوئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

ماہانہ اجلاس

مورخہ ۲ مارچ ۸۰ء کو ۵ بجے شام دار التبلیغ میں محترم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج کی زیر صدارت مجلس خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کا پندرہ روزہ اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت و نظموں کے بعد مکرم محمد ابراہیم صاحب۔ مکرم محی الدین صاحب۔ شرف الدین صاحب۔ ناصر احمد صاحب۔ عبداللہ صاحب۔ محمد یوسف صاحب۔ بشارت احمد صاحب۔ رفیق احمد صاحب۔ نعیم احمد صاحب اور خاکسار منصور احمد نے اُردو۔ تامل اور انگریزی میں تقریریں کیں۔ انصار اللہ میں سے مکرم میران شاہ صاحب۔ اور مکرم نجی الدین علی صاحب نے احمدی بچوں اور جوانوں کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔ آخر میں مکرم مولوی صاحب نے مختلف تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی۔ عہد دوہرانے اور دُعا کے بعد یہ اجلاس بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ اجلاس کے بعد مکرم محمد احمد اللہ صاحب قائد مجلس کی طرف سے سب حاضرین کی چائے اور لوازمات سے تواضع کی گئی۔

کرکٹ اور والی بال ٹیموں کا افتتاح

چونکہ ہمارے خدام میں کرکٹ اور والی بال اور فٹ بال کھیلنے والے بہت سارے خدام ہیں جو مختلف ٹیموں میں جا کر کھیلتے ہیں اس لئے مکرم مولوی صاحب کی تحریک پر ہمارے تمام خدام میں کھیل کے میدان میں بھی اجتماعیت پیدا کرنے کے لئے احمدیہ کرکٹ اور والی بال ٹیموں کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اور ان ہر دو کھیلوں کے سامان خریدنے کے لئے فنڈ بھی جمع کیا گیا۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری مساعی میں برکت ڈالے۔ اور ہمارے نوجوانوں اور بچوں کو جسمانی اور روحانی ترقیات سے نوازتے ہوئے انہیں احمدیت کے مخلص اور جاں نثار خدام بنائے۔ آمین۔

خاکسار: منصور احمد
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ۔ مدراس۔

VARIETY CHAPPAL PRODUCTS KANPUR
MANUFACTURERS & ORDER SUPPLIERS.
PHONES.- 52325 / 52686 P.P.
ویرائٹی
چپل پروڈکٹس
پائیدار بہترین ڈیزائن پرلیدر سول اور ربڑ شیٹ کے
سینڈل زنانہ و مردانہ چپلوں کا واحد مرکز!
مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز:-
۴۲/۲۹ مکھنیا بازار۔ کانپور (یو۔پی)
مقدر

ہر قسم اور ہر ماڈل کے
موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹرس کی خرید و فروخت اور تبادلہ کے لئے آٹو ونگس کی خدمات حاصل فرمائیے
آٹو ونگس
AUTOWINGS,
32, SECOND MAIN ROAD,
C.I.T. COLONY
MADRAS – 600004.
Phone No. 76360

ایک ضروری اعلان

بسلسلہ سہ سالہ انتخاب ۱۹۸۰ء تا ۱۹۸۳ء

جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے قاعدہ نمبر ۸۱۸ (الف) کے مطابق یہ ضروری ہے کہ جملہ منتخب ہونے والے عہدیدار اپنی عمر کے لحاظ سے مجلس خدام الاحمدیہ یا مجلس انصار اللہ کے ممبر ہونے ضروری ہیں۔ قاعدہ نمبر ۸۱۸ (الف) کے الفاظ یہ ہیں:-

"جو پریذیڈنٹ یا سیکرٹری ہیں ان کے لئے لازمی ہے کہ وہ کسی نہ کسی مجلس میں شامل ہوں۔ کوئی امیر نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ کوئی پریذیڈنٹ نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ کوئی سیکرٹری نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنی عمر کے لحاظ سے انصار اللہ یا خدام الاحمدیہ کا ممبر نہ ہو۔ اگر اس کی عمر پندرہ سال سے اوپر اور چالیس سے کم ہے تو اس کے لئے خدام الاحمدیہ کا ممبر ہونا لازمی ہے۔ اور اگر وہ چالیس سال سے اوپر ہے تو اس کے لئے انصار اللہ کا ممبر ہونا لازمی ہے۔"

اس قاعدہ کی روشنی میں جملہ جماعتیں اپنے اپنے ہاں مجالس خدام الاحمدیہ اور انصار اللہ کا قیام عمل میں لا کر مجالس مرکزیہ سے منظوری حاصل کریں۔ اور انتخاب کی رپورٹوں میں اس امر کی بھی وضاحت کریں کہ منتخب ہونے والے عہدیدار اپنی عمر کے لحاظ سے مجلس انصار اللہ یا مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے ممبر ہیں۔ بصورت دیگر ایسے انتخاب کی منظوری نہیں دی جا سکے گی۔

ناظر اعلیٰ قادیان

حصۂ آمد

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کا ارشاد ہے کہ "جو موصی وصیت کا چندہ واجب ہونے کے چھ ماہ بعد تک وصیت کا چندہ ادا نہیں کرتا اس کی وصیت منسوخ کی جائے"۔ لہٰذا موصی صاحبان کو اپنے اپنے مالی حساب کا جائزہ لے کر ادائیگی حصہ آمد کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔ اور ہر ماہ باقاعدگی سے چندہ حصہ آمد ادا کرتے رہنا چاہیئے۔ اور بقایا نہ ہونے دینا چاہیئے۔ کیونکہ وصیت کا بقایا ناقابلِ معافی ہوتا ہے۔ اور بصورت عدم ادائیگی بقایا، وصیت کے منسوخ ہو جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔

موصی صاحبان کی خاص توجہ کے لئے!

موصی صاحبان سے دفتر ہذا کو خط و کتابت کرنے کے لئے مشکل پیش آتی ہے۔ اسی طرح سالانہ تشخیص آمد اور اُن کے حسابات بھجوانے میں بھی دقت ہوتی ہے۔ اس لئے تمام موصی صاحبان سے گزارش ہے کہ وہ اپنا مکمل ایڈریس انگریزی الفاظ میں صاف صاف لکھ کر دفتر ہذا کو بھجوا دیں نیز یہ لکھیں کہ وہ چندہ جات کے لحاظ سے کس جماعت کے ساتھ منسلک ہیں۔ نیز پریذیڈنٹ جماعت و سیکرٹریانِ مال و وصایا سے گزارش ہے کہ وہ دفتر ہذا کے ساتھ تعاون فرماتے ہوئے اپنی جماعت کے موصی صاحبان کی فہرست معہ نمبر وصیت دفتر ہذا میں جلد از جلد بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیزم سید خلیل احمد ابن برادرم سید عبدالباری صاحب آف سرلونیا گاؤں کو مورخہ ۲۱/۲/۷۹ کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احبابِ جماعت و درویشانِ کرام دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز نومولود کو صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے۔ اور نیک اور خادمِ دین بناتے ہوئے والدین کے لئے قرۃ العین ثابت کرے آمین۔ عزیز سید خلیل احمد نے اس خوشی میں مختلف مدات میں مبلغ بیس ۲۰ روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ۔

خاکسار: سید کریم بخش۔ صدر جماعت احمدیہ۔ سرلونیا گاؤں ضلع کٹک۔

بذریعہ بنک M.T. مرسلہ رقوم کے متعلق ضروری اعلان

چونکہ بیرونی جماعتوں کو اپنے چندہ جات کی رقوم کمیشن ادا کئے بغیر بذریعہ سٹیٹ بنک اور پنجاب نیشنل بنک بذریعہ M.T. مرکز میں بھجوانے کی سہولت ہے۔ اس لئے اکثر جماعتیں اس سہولت سے فائدہ اُٹھاتی ہیں۔ مگر بعض عہدیدارانِ مال رقسم بھجوانے کے بعد اس کی تفصیل بھجوانا بھول جاتے ہیں۔ یا تفصیل بھجوانے میں تاخیر کر دیتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسی رقوم بلا تفصیل خزانہ کی مد میں جمع ہو جاتی ہیں۔ اور بعد میں اس سلسلہ میں غیر ضروری خط و کتابت کرنی پڑتی ہے۔ اور جماعتوں کو بھی بر وقت کوپن نہ ملنے کا شکوہ ہوتا ہے۔ لہٰذا احبابِ جماعت اور عہدیدارانِ مال سے درخواست ہے کہ وہ رقسم بنک میں جمع کراتے ہی اُسی روز اس کی تفصیل دفتر محاسب اور نظارت بیت المال آمد کو بھجوا دیا کریں۔ تا کہ مرکز میں ان رقوم کو حسابات میں شامل کرنے کی کارروائی کر کے متعلقہ افراد یا جماعتوں کو جلد کوپن بھجوائے جا سکیں۔

نوٹ:- بنک سے حاصل کردہ M.T. کی سلپ اگر تفصیل کے ہمراہ بھجوا دی جائے تو بہتر ہے۔ یا اگر بنک کا نام۔ تاریخ روانگی۔ رقسم۔ اور تفصیل بھجوا دی جائے تو یہ بھی کافی ہے امید ہے کہ احبابِ جماعت اور عہدہ دارانِ مال آئندہ اس کے مطابق کارروائی کر کے شکریہ کا موقعہ دیں گے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

وقفِ جدید اور تربیتِ اولاد

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:-

"مختلف مقامات پر وقفِ جدید کے معلمین ہیں۔ ان کے ذریعہ سے اُن کی قابلیت کے مطابق کام لیا جا رہا ہے۔ وہ تربیت کا کام کر رہے ہیں۔ اور بچوں کو قاعدہ (یسرنا القرآن) پڑھا رہے ہیں۔ نوعمر نوجوانوں کو قرآن ناظرہ پڑھا رہے ہیں۔ ہزاروں احمدی تربیت کے لحاظ سے اُن سے مختلف مقامات پر استفادہ کر رہے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ ۲۷ جنوری ۱۹۷۸ء)

"وقفِ جدید کے کام کو چلانے کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ جماعتیں اس بجٹ کو پورا کرنے کی کوشش کریں"

(خطبہ جمعہ ۷ جون ۱۹۷۷ء)

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و اطفال الاحمدیہ مرکزیہ بھارت

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا تیسرا اور مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کا دوسرا سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ ۱۰، ۱۱، ۱۲ اخاء (اکتوبر) ۱۳۵۹ ہش / ۱۹۸۰ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار منعقد ہو گا۔ جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ بھارت اس اجتماع کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ بھارت

درخواستِ دُعا:- خاکسار کی اہلیہ طویل عرصہ سے دِل کا ایک والو بند ہونے کے سبب علیل چلی آ رہی ہیں۔ اُن کے علاج اور آپریشن کیلئے مناسب اسباب مہیا ہونے اور کامل صحت کیلئے بزرگانِ کرام و احبابِ جماعت سے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ (خاکسار: محمد کریم الدین شاہد قادیان)